

THE TRUE UNDERSTANDING

حقیقی عرفان

مکتبہ

پادری ڈاکٹر عارف الدین صاحب لاہور

ڈی۔ ڈی۔ مرحوم

پنجاب لکچرس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

۱۹۳۰ء

قیمت

پانچ روپے

P. R. B. S., Lahore.

رسالہ اقل آدم ثانی

Approved by the C. L. M. C. and published with the
aid of the A. C. L. S. M.

جب ہمارے بھئی سے اپنی اس مطلوبہ خدمت کو جس کے انجام دینے کے لئے آپ
مبعوث ہوئے تھے پورا کیا تو اپنے معبود سے پہلے اپنے شاگردوں کو یہ حکم دیا گیا۔
”آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ
اور انہیں باپ اویسیئے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔ اور انہیں یہ تعلیم دو کہ ان سب
باقوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ
تمہارے ساتھ ہوں“ (متی ۲۸: ۱۸-۲۰)۔

اس حکم کو سننے ہی آپ کے شاگردوں کے بیچے اور برگزیدہ رسول تھے مسیحیت
کی تبلیغ کے لئے اطراف و اکناف میں چاہنچے۔ اور اس حکم کی تعمیل میں اس کارِ سرگرمی کے
قریباً سب کے سب اسی راہ میں شہید ہوئے۔ لیکن تبلیغ کا کام بھی بند نہ رہا بلکہ ”مالعیس“ اور
”شیعہ“ ”مالعیس“ اور ان کے علاوہ دوسرے دین و مذہب کو اپنا اولین فرض سمجھا۔ اور انہیں عیسائی کی بشارت
سننا سننے نہ سنا۔ دستِ ان ملک آپہنچے۔ ہاں تو جس ملک میں ان کی بشارت سے جو اثر و خولاس کا اضافہ ہوا
ان کی ہر کامیابی ہی لیکن یہ دستِ ان میں ان کی بشارت سے جو اثر و خولاس کا اضافہ ہوا
شرح ہو سکتا ہے کہ مسیحیوں نہیں بلکہ ہزاروں خاندان مسیحیت کے مانتے گوش ہو چکے ہیں۔
تاہم ہمارے ہندوستان میں بکثرت ایسے انفرادی موجود ہیں جو اس دولتِ لازمہ سے
اب تک محروم ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان ایسا بک کے لئے جواب تک اس نعتِ مخلصی سے
محروم ہیں ایک ایسا رسالہ لکھوں جو بابتِ تفسیر و رہنمائی کی تمام کمزوریاں دور کر دے اور
کے مطالب کے سمجھنے کا کہ جو سادہ و سیرسب انداز میں تحریر کیا گیا ہے تاکہ ہر مسلمان اور ہر

پی۔ آء۔ بی۔ ایس۔ پریس انارکلی۔ لاہور میں مسٹر الیٹ۔ ڈی۔ وارث۔
مسٹر شی پنجاب پریس پکٹ سائی انارکلی لاہور پشاور پشاور کے اہتمام سے شائع ہوئی۔

کا کلام سنائے ہیں اور طرح طرح کی تکلیفیں اور آذیتیں اٹھاتے ہیں اور تعقیبوں کے لعنوں طعن پروا کرتے رہتے ہیں بہتر کیوں اور کس لئے؟ چونکہ مغربین کی خدمت میں یہود مجبور و انکاری کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے خدا کو سمجھنے میں غفلت نہ کریں۔ ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ بلا سوچے سمجھے آپ ہماری بات مان لیں بلکہ ہمارا خدا یہ ہے کہ جو کچھ ہم عرض کر رہے ہیں آپ اس پر غور کریں اگر معقول جواب اور قبول کرنے کے لائق ہو تو آپ اس کو تسلیم کر لیں ورنہ آپ مختار ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ سب پر بیعت انسان ہونے کے اس آدم کے فرزند میں جس سے گناہ سرزد ہوا اس لئے ہم سب درشتہ گنہگار ہیں اور کیا ہوتا ہے بہت کچھ اس پر اضافہ کیا ہے پس ہم بالکل نااہل اور گنہگار اور قابل سزا ہیں ہماری عبادت بڑی نماز روزہ خیرات وغیرہ بھی اس لائق نہیں کہ ہماری دیکھا میں مقبول ہو سکے ہمارے تمام کام ٹکے اور گنہگار ہیں کوئی عقلمند ان پر بھروسہ نہیں رکھ سکتا ہے بلکہ ہمارا ہی دل ان پر بھروسہ کر رہا ہے اطمینان حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ مشروط عبودیت یہی ہے کہ اس کی اطاعت حق المقدور کی جائے تو بھی ہماری عبادت اس لائق نہیں جس پر بھروسہ کرے کہ اس قدوس کی عبادت میں کھڑے ہوں چنانچہ حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ خداوند آسمان پر سے شی آدم پر نگاہ کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ ان میں کوئی دامنہ خدا کا طالب ہے یا نہیں وہ سب کے سب گمراہ ہیں اور سب کے سب جگڑتے ہیں کوئی نیکو کار نہیں ایک بھی نہیں! (نور مہ ۲۰۱ ص ۲۰۱)۔

چنانچہ حضرت یونس رسول بھی یہی فرماتے ہیں کہ کیا جو کیا ہم کچھ تسلیم رکھتے ہیں یا نہیں کیونکہ ہم یہودیوں اور یونانیوں دونوں پریشانی ہیں الزام لگاتے ہیں کہ وہ سب کے سب گنہگار کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راستہ نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھ دار نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب گمراہ ہیں کوئی نیکو کار نہیں ایک بھی نہیں ان کا گناہ کبھی ہونی نہیں ہے انہوں نے اپنی دباؤوں سے فریب نہ دیا ان کے چوتھوں میں سامنیوں کا گھر ہے ان کا گناہ لعنت اور کڑواہٹ ہے بھروسے ان کے خدا زمین بہانے کے لئے تیز زد ہیں۔ ان کی راہوں میں تباہی اور بربادی ہے۔ وہ سب سچی کی

راستہ سے واقف نہ ہوئے ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں (رومیوں ص ۱۸۰) الغرض جن پر لفظ انسان کا اطلاق ہو سکتا ہے ان پر گناہ کا بھی اطلاق ہو سکتا ہے خواہ وہ بھی یونانی ہونے کی بجائے یونانی سب کے سب گنہگار ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ہماری کیا حالت ہوگی۔ جب خدا کی ذات پر غور کرتے ہیں تو وہ سرسراپاک ہے اور گناہوں سے بے حد نفرت کرتا ہے۔ اور جب اپنی طرف دیکھتے ہیں تو باریکی بیعت ہے کہ ہم سرسراپاک ہیں اور گناہوں کی طرف مائل ہیں ہم میں اور خدا میں کس طرح رابطہ اور اتحاد۔ موافقت اور موافقت پیدا ہو؟

اور یہ بھی خوب ثابت ہو چکا ہے کہ انسان اپنی طاقت سے نجات حاصل نہیں کر سکتا ہے اگرچہ خدا بیشک رحیم رحیم ہے لیکن صرف رحمت پر بھروسہ کر کے بچے رہنا اور اس کی عدالت کا لحاظ نہ رکھنا بھی میری جہالت ہے پس اس مشکل کو جو ہمارے سامنے آ پڑی ہے ہم کسی صورت سے دفع نہیں کر سکتے ہیں بلکہ اس کے کہ تمام مذہب کی کتابوں میں ہیں اور تمام باویان دین کی ہدایات پر غور کریں اور دیکھیں کہ وہ کیا کہتے ہیں اور جس مذہب کی کتاب میں نجات کا مکمل بندوبست ہو اور رحم و عدالت کو مطابقت کر دکھائے اور جس کی تعلیم صحیح مختلف ہو اور مروج کے تقاضا کو بھی پورا کرے اور مغایر ائمہ ہونے کی دباؤں رکھتی ہو ہم اس کو بعد حق بل انتخاب کریں اور اس کی پابندی میں اپنی باقی عمر صرف کر ڈالیں۔ پس جہاں تک جہاد حقیقیات کا تعلق ہے ہم نے صرف ہمیں مقدس ہی کو ان گناہ کے ساتھ موصوف پایا۔ اور بلا تعصب اور برہان یہ کہہ سکتے ہیں کہ صرف یہی مقدس ہی خدا کا سچا کلام ہے۔ لہذا اب ہم اس کی پاک تعلیم کا خلاصہ لکھنا شروع کرتے ہیں اور نظریات سے روزگارت کرتے ہیں کہ وہ کھنڈے دل سے اس پر غور کریں کہ کون جتنی عرفان یہی ہے لب خدا فی نفس ہم سب کے شائع حال ہو؟

آدم اول اور آدم ثانی

حق بے حد تعالیٰ جو ان کی اور اپنی خدا ہے ابراہیم کہ اپنی عظمت اور قدرت کا اظہار

کرے جس اس نے زمین اور آسمان کو اور سب کچھ جو ان میں ہے اپنے اٹلی کھر کی مصلحت سے پیدا کیا اور آدم کا پھیلا سنی سے بنا کر زندگی کی روح اس میں پھونک دی اور اس کو فاعل مختار ہونے کا حق دے کر باغ عدن میں رکھا اور اس کی پہلی جین کا ایک عورت پیدا کر کے اس کے ساتھ کرائی تاکہ اس کی انیس ہو اور حکم دیا کہ اس درخت سے جس کا کھانا منع ہے نہ کھانا و نہ چاؤ گے۔

شیطان ابھی بچے جو رائدہ درگاہ ایزدی اور فاعل مختار فرشتہ تھا وقت کو فیت بھڑکا کے پاس آکر اس کو فریب دینا چاہتا تھا جو اس کے فریب میں آگئی اور شجر ممنوع میں سے خود بھی کھانا اور اپنے شوہر کو بھی کھلایا۔ بعد موت کا ان پر طاری ہونا لازمی امر تھا پھر اتنے ناراض ہو کر دونوں بلکہ تینوں کو بیخ عار سے محل جلانے کا حکم دیا جن تمام روئے زمین پر نسل انسانی پھیلی گئی اور شیطان کی شیطنت میں بھی اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ ہر ایک انسان کے رگ وریشہ میں اس کے خون کے ساتھ ساتھ دوسرے رنگا رنگ شکر و کٹا ہوا لایمان فی اوسوسہ۔ اس پر خدا کی رحمت جوش پر آئی اور انبیاء کا ایک وسیع سلسلہ جاری کیا جنہوں سے نہ صرف یہ تعلیم دی کہ خدا کی اطاعت اور قراہی و داری میں معاونت مندی اور فلاح دارین ہے بلکہ نکات کے اس وعدے کو جو خدا نے آدم اور حوا سے بہشت سے نکل جانے کے وقت کیا تھا کہ عورت کی نسل شیطان کے سر کو چلی جائے (پیدائش ۳: ۱۵)۔ لوگوں کے ذہن نشین کرتے ہیں کوئی کسر اٹھانہ رکھی لیکن انیس ہے کہ بہت کم لوگوں نے ان کا یقین کیا۔ اور اکثر رحمت پرستی اور نفس پرستی میں مبتلا ہو کر شیطان کے پاکت آفرین بن گئے ہیں۔ اس لئے خدا نے بھی کئی بار آفات ارضی و سماوی کے ذریعہ اپنے قہر و غضب کا اظہار کیا جو سید ہوئے وہ تہیہ ہوئے اور جوشی تھے وہ ہیشہ کے لئے ہلاک ہوئے۔ چنانچہ شیعہ ابھی فرماتے ہیں کہ ہم سب بھیروں کی مانند بھٹک گئے ہم جس سے ہر ایک نے اپنی راہ لی۔

انسان کی اس قدر سرکشی اور غفلت کے باوجود خداوند تعالیٰ نے ایک خیریت بھی مہرستی کی معرفت اس جہان میں بھیجی جس کا مطلب یہ تھا کہ انسان اپنی کمزوری

اور گنہگار آلودگی سے واقف ہوا کہ آئندہ فضل کی قدر و منزلت معلوم کر سکے اور وہ شریعت اس طرح پر بھی کر نور و خوش کے بعد اچھی طرح معلوم ہو سکے کہ وہ آئندہ فضل کا مکمل اور نمود ہے۔

اس کے بعد خدا نے اس آدم کو زمین پر بھیجا جس کی بشارت تمام انبیاء دیتے تھے اور یہ نیا آدم اس غرض سے بنایا گیا تاکہ پہلے آدم کے فرزندوں کو جو شیطان کے قبضہ میں گرفتار ہوئے تھے اپنی ذات پاک کے ساتھ پیوست کر کے موت کے قبضہ سے نکال لے اور جتنے بوجھ ان کی گردن پر ہیں سب آپ اٹھائے اور ان سب کو جو اس پر ایمان لائے نجات دے یہ خدا کا بڑا رحم تھا جو اپنے بندوں پر کیا وہ نہ سب دوزخ کے و نہ مرث ہو چکے تھے اس لئے آدم کی پیدائش بھی اس آدم اقل کی مانند ہوئی فرق اتنا رہا کہ پہلا آدم شیطان سے مغلوب ہوا دوسرا آدم اس پر غالب آیا اور اس کو شکست دیکر ابلیس مغلوب کر دیا لیکن چونکہ محض انسان کی طاقت سے یہ عید تھا کہ شیطان پر فتحیاب ہو سکے اس لئے اس آدم ثانی میں اگر بہت بھی تھی اور نسلیت بھی جس کا ثبوت کلام الہی میں بالوضاحت موجود ہے۔

جس طرح ایک مہربان باپ مصیبت کے وقت اپنے بچوں کو گلے سے لگا لیتا ہے اسی طرح خدا نے شکل انسان اس جہان میں آکر ہمیں اپنے گلے سے لگایا ہے اور ہمارے دل کو درو کو ہم سے دور کر ڈالا اور ہماری رگوں کو آرام بخشا اور ہمیں اپنی راست بازی سے راست باز بنایا۔ دوسرا آدم جس کا ذکر سطور فوق میں ہوا اپنا ایسج ہے۔

چنانچہ لکھا ہے کہ "کیونکہ جب آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی ہی لکھ سب سے مردوں کی قیامت بھی آئی اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے لیکن ہر ایک اپنی اپنی باری سے چلا پہل مسیح پھر مسیح کے آگے ہر اس کے لوگ اس کے بعد آخرت ہو گئی۔ اس وقت دوسرا ہی حکومت اور سارا اختیار اور قدرت نسبت کبے بادشاہت کو خدا لینے باپ کے حوالہ کر دیگا" (۱ کرنتھیوں ۱۵: ۲۱-۲۳)۔

تیروں کو بچا سکو۔ اور نجات کا خود اور روح کی تلوار جو خدا کا کلام ہے لے لیا۔
ہر وقت اور ہر طرح سے روح میں ڈھکا اور منت کرتے ہو گئے (ایسوں ۱۳: ۱۸)۔
بھائیو! خداوند یسوع مسیح نے اُن لوگوں کو جن کو اُس نے اپنی راستبازی
کے ذریعہ اہل شکل پر پھیرا ہے شیطان سے محفوظ رکھنے کے لئے ساتھ بھائیو! یہاں
ہیں تاکہ اُس شریک کا مقابلہ کر کے اُس فضل کو جو اُس کی طرف سے انسانوں کو دیا گیا
ہے نکھول دیں۔

سچائی کا مکربند۔ راستبازی کا یکسر خوشخبری کی تیاری کے جوئے۔ ایمان کی پسر۔
نجات کا خود۔ خلاصہ الہی کی تلوار۔ رخصت میں عالمی مدد پس جو کوئی خداوند یسوع مسیح میں
پیوست ہو ہے اور جس نے آدم اول کی فرزندگی چھوڑ کر خدا کی فرزندگی کا رتبہ حاصل کیا
ہے وہ شخص ان ساتھ بھائیو! اس سے ہر وقت شیطان کا مقابلہ کرتا رہتا ہے اور ان
خدا کے فرزندوں کا دنیا میں اور آسمان پر ایک جھنڈ تیار ہو گیا ہے پس ہم ان لوگوں
کو جو ان خدا کے سپاہیوں کے جھنڈ کا پیغمبری سے مقابلہ کرتے ہیں یا مخالفت کی فوج کے
ساتھ مل کر ہلاک ہو رہے ہیں اطلاع دیتے ہیں کہ بھائیو! اس دشمن کا ساتھ مت دو جو
مغلوب ہو چکا ہے بلکہ خدا کے لوگوں میں شامل ہو جاؤ۔

اور اپنی راستبازی پر بھروسہ نہ رکھو بلکہ خدا کی اس راستبازی کو جو آدم ثانی میں
پیوست ہونے سے ملتی ہے حاصل کرو۔ خدا کے سامنے وہی راستبازی جو اُس لئے خود
عنایت کی ہے کارآمد ہے۔ ہماری راستبازی وہاں کارآمد نہیں ہو سکتی ہے۔

یہ خدا کا فضل ہے کہ دوسرا آدم ظاہر ہوا جو پاک اور قدوس ہے اور وہ اپنے ساتھ
آویسوں کو پیوست کرنا ہے۔ اس لئے وہ پہلے آدم کی نجاست اور اپنی شرارت کی نجاست سے
پاک ہوتے ہیں اور آدم ثانی کی ثنوی میں سے جسد پاتے ہیں اس لئے وہ خدا کے مقبول ذرہ
بن جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں وہ سرسری نہیں بلکہ گہری اور حقیقی باتیں ہیں۔

رسالہ دوم آدم ثانی سے پیوست ہونا

رسالہ اول میں آدم اول اور آدم ثانی کا ذکر کیا گیا اور یہ بیان ہوا کہ آدم اول
کے سبب رب آدمی خدا کی رحمت سے محروم ہوئے اور سو روغضب آگے بن گئے لیکن
دوسرے آدم یعنی حضرت عیسیٰ کے ساتھ پیوست ہونے کی وجہ سے پھر حالت عیسیٰ پر بحال ہوئے
اس سال میں اس بات کا ثبوت دینا ضرور ہے کہ ہم اُس کی راستبازی سے کیونکر راستباز
بن جاتے ہیں اور کیونکر اُس کے ساتھ پیوست ہو سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ ہم لوگ جو آدم اول کے سبب گنہگار بن گئے ہیں اس کا کیا سبب
ہے؟ بادی النظر میں یہ بات بعد از اقس معلوم ہوتی ہے کہ ایک شخص کے خطا سے
دوسرا شخص خطا کا مظہر ہے۔ مگر غور و خوض کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً یہ بات الہی
تسلیم اور برحق ہے کہ آدم اول کے سبب سب لوگ گنہگار بن گئے اور اُس کی خطا کی وجہ سے
سب بظلم بن گئے۔ دلیل اس دعوت کی یہ ہے کہ آدم اول سب آدمیوں کا بھائیو! وہ
حقیقی ختم تھا کہ جس پر ہر فرد بشر کا سبب بنا کر ختم ہوتا ہے۔ یا تو اس سمجھنا چاہیے کہ آدم اول
کلی انسانیت کا مجسمہ تھا ہر آدمی کی انسانیت اُس میں موجود تھی مثلاً ایک آدم کی خطا
میں اس کے تمام شاخ و بار بالقرہ موجود تھے جس سے اسی طرح جب آدم اول نے عداوت
میں تھا تو یہ سب آدمی جو اب زمین پر چلتے پھرتے ہیں یا وہ جو مر گئے ہیں یا وہ جو پیدا ہوئے
سب کے سب بالقرہ اُس میں موجود تھے۔ اُس کا جسم سب کے جسموں کا سا تھا اُس
کی روح سب کی روحوں کا مخزن تھا چنانچہ تورۃ میں لکھا ہوا ہے۔ ہر جو کا خطاب اُس
کی دلیل ہے پس جب اُس نے خطا کی تو اُس کے ساتھ سب نے خطا کی اور جب اُس پر

خدا کا قہر نازل ہوا تو ان بیسویں پر بھی ہڑا جو اس میں بالقود موجود تھے ظاہر میں آدم کی خطا ہے حقیقت میں ہم سب کی خطا ہے کیونکہ وہ ہم سبوں کا مجموعہ تھا جو غضب کی سزا وار ہوا۔ پس ہر فرد اس مجموعہ کا مغلوب علیہ ٹھہرا۔ اسلئے یہ کہنا لگے کہ اس کی خطا سے ہم سب کیوں فاسق ہوئے بعض نادانی ہے۔ سب لگو کہ کوئی شخص کوئی قصور کرتا ہے تو اس سے ہی خود قصور وار ٹھہرتا ہے کہ یہ شخص بذات خود دوسرے قصور واروں کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس کے آدم تمام نسل انسانی کا مجموعہ تھا۔ چنانچہ قورات مقدس میں لکھا ہے کہ تو ان کے آگے اپنے گناہیں مت چھوڑا اور نہ ان کی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا ہوں خدا ہوں اور باپ و اولوں کی بدکاریاں ان کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں میری اور چھٹی پشت تک پہنچا تا ہوں۔ پر ان میں سے ہزاروں پر جو مجھے پیارا کرتے ہیں اور میرے حکموں کو جیغ کرتے ہیں رحم کرتا ہوں (خروج ۵۰: ۲۰-۲۱)۔

شاید کوئی یہ کہے کہ اس زمانہ کا شخص اگرچہ کل انسانیت کا مجموعہ نہیں ہے تو بھی اپنی اولاد کا مجموعہ تو ہے لہذا لازم ہے کہ اس کی بدی اس کی اولاد میں بھی اثر کرے جواب یہ ہے کہ بیشک اگر کوئی ایسا شخص ہو جو بدکار اور نامدائرس ہو تو اس کی اولاد بھی جو بالقود اس میں موجود ہے تیسری چوتھی پشت تک سزاوار ٹھہرتی ہے اس وقت تک جب تک کہ اس بدکار باپ کی رُوح کا اثر اولاد سے منقطع نہیں ہو جاتا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اگر بدکار باپ کا اثر اولاد میں سرایت کرے تو وہ بھی غضب کے ماتحت رہتے ہیں اور جب وہ بد اثر جاتا رہے تو خدا بھی مہربانی کرتا ہے۔ اسی طرح اگر آدم اول کی بیگمائی ہوئی طبیعت کا اثر ہم میں رہے تو ہم غضب میں رہتے ہیں اگر وہ اثر جاتا رہے تو رحمت کے سایہ میں آجاتے ہیں یہ بات واضح ہو گئی کہ آدم اول کے سب سے ہم سب گنہگار ہو چکے ہیں۔ اسی طرح آدم ثانی کی راستبازی سے ہم راستباز ٹھہرتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے پاک ہو جاتے ہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے جب دیکھا کہ آدم اول بگڑ گیا اور اس کے سب سے اس کی تمام اولاد غضب کی سزا وار ہوئی اور جب آدم نے اس مشا اچھی کے برخلاف کہ آدم اس کا خلیفہ ہو کر اہل آبادی کا زمین پر حکومت کرے اور نرم رہے

کام کیا تب خدا نے ایک دوسرے آدم کو جس میں پہلے آدم کی طبیعت کا کچھ بھی ٹھہرا تھا بلکہ ذات الہی سے متصف اور اس کی عین ذات کا عکس اور پرتو تھا بھیجا تاکہ اہل آبادی ایک زمین پر حکومت کرے اور اس کے روحانی فرزند ہمیشہ اس کے ساتھ حیات ابدی کے دارلثبت بن جائیں اور سند خلافت پر ٹھکران رہیں۔

اگر یہ آدم ثانی بھی آدم اول کی طرح اپنی اولاد کا سلسلہ عبادت و طہر پر علیحدہ جاری کرتا تو آدم اول کی تمام ذریت دوزخی ہو کر ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار رہتی اور خدا کی رحمت میں ان کا جسد لا مبتلا بلکہ ہم سب کے سب دوزخ میں جاتے اس لئے خدا نے ہم پر یہ فضل مسیا کہ آدم اول کی اولاد کو اس کی فرزند کی سے نکال کر آدم ثانی کی فرزند کی میں اس طرح شامل کیا کہ اس پر ایمان لانے کی وجہ سے اس کی فرزند کی میں ان کا شاد ہونا کہ آدم اول کی فرزند کی میں۔

اور جیسے آدم اول نے اپنی اولاد کے ظہور سے پیشتر تمام اولاد کو صمداً اور بالقود اپنے اور لگو کر رحمت کے سایہ میں کر دیا تھا اسی طرح اس آدم ثانی نے اپنے تمام فرزندوں کو یعنی اپنے تمام کلیسا کو صمداً اور بالقود اپنے اندر کے سب راستبازیاں پوری کر دیں اور اپنے نرم کلیسا کے لوگوں کے گناہوں کو آپ آٹھا کر سزا باپ ہوا تاکہ وہ لوگ موت کے سایہ سے نکل کر اور آدم اول کی فرزند کی سے چٹک کر اس کے فرزند ہو جائیں اور ہمیشہ اس کے ساتھ زندہ رہیں۔

شاید کوئی یہ کہے کہ آدم اول اگر خدا کا گناہ کرتا تو پھر رحمت جتنا نہ تو جسم کی نسبت سے اور دوزخ کی نسبت سے بلکہ ہمیشہ وہ اور اس کی اولاد کو زندہ رہتے ہیں اب گناہ کی وجہ سے وہ اور اس کے فرزند دوزخ میں گئے۔ لیکن اس آدم ثانی کے فرزند بھی تو جسم کے اعتبار سے مرے ہیں پس ان کے مرے کا کیا سبب ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آدم اول کے سب سے ہر انسان کا جسم اور روح دونوں گنہگار اور دوزخ پر نوبت کا فتویٰ لگ گیا لیکن آدم ثانی نے صرف روح کو جو جیش قیامت ہے بچے ساتھ پیوست کر کے بچا لیا اور اس حقیر جسم کو آدم اول کے ساتھ ہی دوزخ میں

اور خاکی پتلا ہے اس قابل نہ سمجھو کہ اس پر بنائے جیتنے والے کو دھوکہ کچھ اس پاک روح کو پہننا ہے اس لئے اس کو قابل التفات دیکھنا کیونکہ اس کا مشاہدہ ہے کہ میں ان رُوحوں کو جنہیں میں نے بچایا ہے یا لباس پہنے اور ہی بدن عنایت کروں بلکہ اس زمین کو بھی جو آدم کے سبب سے لعنتی ہوئی ہے اور جس سے یہ خاکی جسم بنائے گئے ہیں اور اس مکان کو بھی تبدیل کر کے نئی زمین اور نیا آسمان بناؤں اور اپنے مقدسوں کو اس میں رکھوں۔

چنانچہ لکھا ہے کہ "وہ اپنی اس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری ہیئت حانی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کی صورت پر بنائیگا (فیلیدون ۱۱:۳) مقدس پطرس لکھتے ہیں کہ لیکن اس کے وعدے کے موافق ہم نے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کر رہے ہیں جن میں راستبازی بسی رہیگی۔" (۱ پطرس ۳: ۴)

یوحنا بھی لکھتے ہیں کہ دیکھو میں نے آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا ہوں اور جو آگے بننے والے ان کا پھر ذکر نہ ہوگا (یوحنا ۱۷: ۱۷)۔

پھر لکھتے ہیں کہ کیونکہ جس طرح سے نئے آسمان اور نئی زمین جو میں بناؤں گا میرے حضور قائم رہیگی! اسی طرح تمہاری نسل اور تمہارا نام باقی رہیگا خداوند فرماتا ہے۔ (یوحنا ۲۶: ۲۲)۔ پس ہمارا خداوند اس زمین کو جو سر اسرئانی ہے قیمت کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ بدن جو اس سے بنا ہے غور و رہے کہ قیمت جو مگر روح جو بیش قیمت ہے اور جو اس زمین سے نہیں بنی ہے صرف اُسی کی حفاظت و رکاز ہے۔ بشرطیکہ اس کے فرزند نہ بن جائیں اس لئے اب اس امر کا بیان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ آدم ثانی یعنی حضرت مسیح کے فرزند کیونکہ بن جاتے ہیں اور علاقہ فرزند کی جس طرح متحقق ہو جاتے ہیں۔ یوحنا ۳: ۳ میں ہے کہ حضرت عیسیٰ مینوہ یسوس سے جو ایک یہودی عالم تھا یوں فرماتے ہیں کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ مینوہ یسوس نے اس سے کہا آدمی جب یوحنا پر تمکین کیا کیونکہ پتلا ہو سکتا ہے کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیش میں داخل ہو کر پتلا ہو سکتا ہے؟ مینوہ نے جواب دیا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح

سے پیدا ہو خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا (یوحنا ۳: ۵)۔ ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کے فرزند بننے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے نیا جسم لینا ضروری ہے جو کوئی نیا جسم لینا ہے وہ آدم ثانی کا فرزند بن جانا ہے لیکن اس نئے جسم کے معنی ہمارے خداوند نے یہ بتلائے ہیں کہ پانی اور روح سے پیدا ہونا یعنی پانی سے اصطلاح لینا جو ظاہری اقرار کا نمونہ ہے اور خدا کی روح کا دل میں آجانا۔

مگر یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ آدم ثانی کی روح سے ہماری روح کو طاعت ملے یعنی روح القدس یا خدا کی روح جو اب اور بیٹے سے نکلتی ہے ہمارے اندر آجائے تو غور و رہے اس کے فرزند ٹھہرتے ہیں گویا کہ ہم باطنی طور پر خدا سے پیدا ہو گئے اور اسی لئے ہم خدا کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ مقدس یوحنا لکھتے ہیں کہ "جنہوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں (یوحنا ۱: ۱۱)۔"

اس آیت کا مطلب اُس وقت معلوم ہوتا ہے جب ہم خدا کی روح سے روحانی طور پر پیدا ہو کر اس کے فرزند بن جاتے ہیں۔ اب یہ معلوم کرنا ہائی ہے کہ مسیح کی روح اس کے لوگوں میں کیونکہ آجاتی ہے جس کے سبب خدا کے فرزند بن کر آدم اول کی فرزندگی سے نکل جاتے ہیں اور ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ جب کوئی شخص اپنے گناہوں سے شرمندہ اور ہیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور روحانی طور پر مضطرب رہتا ہے اور خداوند یسوع مسیح سے امداد طلب کرتا ہے تب خداوند تعالیٰ اس پر فیض کرتا ہے اور اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس صورت میں خداوند یسوع مسیح کی روح اس شخص کی طرف توجہ فرماتی ہے اور جس قدر شخص خالص نیت سے اپنی روح میں درست طور پر داخل ہوتا ہے اور مناجات کے ذریعہ خدا کی طرف توجہ دھونڈتا ہے اور کلام الہی میں غور کرتا ہے

اسی قدس روح القدس کا فیضان اور اس کا نزول اس کے دل پر زیادہ ہوتا رہتا ہے اور یہ شخص اپنے دل میں آرام اور تسلی پاتا ہے خدا کی محبت اور دعا کا شوق اور غیبی میں سرگرمی اور عقل و برداشت صبر و قناعت اس کے دل میں پیدا ہوتا شروع ہو جاتا ہے اور کھنڈہ غرور و جیلہ سازی - حسد - لالچ - غفلت - نفس پروری - شہوت پرستی وغیرہ غیب جو ہر آدمی میں پائے جاتے ہیں رفع ہوتے شروع ہو جاتے ہیں سانس تک کر اس کی روح مضبوط اور مردوانہ ہوتی جاتی ہے اس وقت اس کی باطنی آنکھیں کھلتی ہیں پھر شخص کلام الہی کے ذریعہ سے اپنے باطنی عیوب اور خدا کی قدوسیت اور اس جہان کی ناپائیداری اور آئندہ جہان کی قدر و منزلت روحانی آنکھوں سے دیکھنے لگتا ہے اور اس کا ضمیر روشن ہوتا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ خدا کی روح کی برکت سے ہوتا ہے اس کے روح کے بغیر ہرگز کوئی آدمی راہ راست پر نہیں آسکتا جب میں خداوند بیشع مسیح کے پاس حاضر نہ ہوتا تھا اور اس کی روحانی برکتوں سے واقف نہ تھا تو اس وقت کئی ایک دنیاوی عالم لاہور میں روح القدس کی بابت گفتگو کرتے تھے کہ روح القدس کیا چیز ہے؟ میں بھی چپ چاپ ٹھٹھا تھا مگر ان کی باتوں کو میری تیز فہم نہیں کرتی تھی وہ کہتے تھے کہ ایسا تو گناہ ہے روح القدس کا فیضان اور اس کا نزول آدمیوں کے دلوں میں تسلیم کرتے ہیں شاید انکشاف دہی یا فیضان علمی کا طبیعت پر اثر کرنا مراد لیتے ہیں اور ان کا یہ بھی خیال تھا کہ یہ فیضان علمی اکثر زمین لوگوں میں ہوتا ہے کچھ چھائیوں کی خصوصیت نہیں مگر جب اس کی بابت اس وقت میں کچھ ذکر کیا لیکن اب میں کہتا ہوں کہ روح القدس تو اور بھی چیز ہے اور اس کے کچھ اور ہی خاصے ہیں تمام جہان کے زمین اس کے بغیر نادان ہیں وہ لوگ سر ہر علمی پر تھے روح القدس کا لطف جیسا کہ وہ حاصل نہ ہو کوئی نہیں جانتا جب کسی کے اندر روح آتی ہے تو وہ آدمی اپنے اندر ہمیشہ کی زندگی کا بیجا نہ دیکھتا بہت بڑی خوشی اور آرام اور ایک ایسی اوجھری جو عقل سے بالاتر ہے پاتا ہے تمام مصائب اور تکالیف کو بڑی خوشی کے ساتھ برداشت کرتا ہے وہ اپنی نعمت میں عین زندگی پاتا ہے

اپنے اور خدا میں ایک خاص تعلق دیکھتا ہے۔ وہ قافی اور رونا گویا اس پر شک و شبہ نہیں ہیں ایک عجیب قسم کی روشنی جو ذہن کی روشنی سے بالاتر ہے اس میں پیدا ہو جاتی ہے ونداری میں سرگرم اور گت ہوں کے جوہر سے آپ کو شگ پاتا ہے تیزی ذہن اور فیضان علمی سے یہ باطنی ہرگز نصیب نہیں ہوتیں پس ضرور نوع القدس اور چہرے اور ذہن ہونا اور خیر ہے۔ ایک محوی عالم کے مجھ سے کہا کہ میں بھی آپہں کو تحقیقات کی بات سے ابھل دیکھ رہا ہوں میری زبان سے نکلا کہ خدا کو ہے کہ آپ کی سمجھ میں آجائے وہ صاحبِ خفا ہو کر کھینٹنے لگا میں ایسا غبی ہوں کہ بھل کے ترجمہ کو نہ سمجھ سکتا تھا۔ ان کے بعد مجھ کو معلوم ہوا کہ ہر زمین روح القدس کے بغیر ضرور غبی ہوتا ہے کوئی شخص روح القدس کے بغیر کلام الہی کو نہیں سمجھ سکتا ہے اگرچہ وہ کیسا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو روح القدس دعا اور کلمات بائبل اور انجیل الہی سے ملتی ہے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اشرف المخلوقات کا اطلاق ہر ایک انسان پر درست نہیں ہے کیونکہ انسان کیسا ہی بڑا عقلمند کیوں نہ ہو جیسا کہ اس میں روح القدس نہیں ہے نہ مردہ و نہ شرافت انسانی سے گرا ہوا ہوتا ہے آدم اول اس وقت تک اشرف تھا جب تک اس نے خدا کی اس روح کو جو آتے ہی آتے ہو گیا یا جب سمجھایا تو شرافت سے گر گیا۔

پس روح القدس کیا ہے آدم ثانی کی روح ہے جو مقدسوں میں آتی ہے اس کے سبب ہم لوگ خداوند یسوع مسیح کے فرزند اور اس کے مصلوب جاتے ہیں اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آدم اول جس سے ہر فرد انسان کو فیضان اور بالقدوس اللہ سے کرہمت آتھائی تو جس قدر انسان اس سے پیدا ہوئے خواہ وہ مردے ہوں یا زندہ یا جو پیدا ہوئے وہ سب کے سب آدم اول کے حکم میں ہیں گوئی کہ آدم اول ان سب کا ایک مجموعہ ہے لہذا اس کی لعنت میں وہ سب شریک ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ اس کا کیا سبب ہے کہ تمام شریر آدم اول کے اعضا میں جواب یہ ہے کہ آدم اول کی روح ان میں بستی ہے مثلاً ذیادہ آدمی ہے کہ جس کی روح اس کے ہر عضو میں اپنے ہاتھ پاؤں تاک دھڑ دھڑا سہکتی کرتی ہے اگر وہ کسی کو قتل کرے

تو اس کا سارا بدن خونی ٹھہرتا ہے کیونکہ اسی کی روح سے اس کا سارا بدن زندہ ہے۔

شناخت اس کی رُوں ہے کہ آدم اقول لابی تھا پس اگر ہمارے اندر لایج ہے تو اسی کی روح ہم میں بسٹی ہے وہ جیلہ ساز تھا اس لئے خدا سے کہا کہ اس عورت نے جسے تو نے میرے ساتھ کر دیا ہے مجھ سے گناہ کر لیا۔ اگر ہم بھی جیلہ ساز ہیں اور گناہ کر کے اس کے خنڈ پیش کرتے ہیں تو اسی آدم کی روح ہم میں ہے وہ عاقبت اندیش نہ تھا اس لئے بے تامل اس درخت میں سے جس سے خدا نے منع کیا تھا کھا لیا۔ اگر ہم بھی عاقبت اندیشی نہیں کرتے اور بے تامل ہر ایک کی بات مان لیتے ہیں تو ہمیں اس کی روح ملتی ہے وہ خدا کے حکم کو چھوڑ کر دوسروں کی بات مان گیا اگر ہم بھی خدا کے حکم کو چھوڑ کر دنیا کے دجوں کی باتیں مان لیتے ہیں تو بیشک اس کی روح ہم میں ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے درجہ پر اس کا عضو ہے۔ اسی طرح اگر اس دوسرے آدم کی روح ہم میں ہے تو ہم اس کے اعضاء بن جاتے ہیں کیونکہ جیسے تمام شہریروں کے مجموعہ کا سر آدم اقول ہے اسی طرح تمام مقدسوں کے مجموعہ کا سر عیسیٰ مسیح ہے۔

چنانچہ قریبوں میں لکھا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم جاؤ کہ ہم دیکھا سر مسیح اور عورت کا سر داور مسیح کا سر خدا ہے (۱ کرنتیوں ۲: ۱۱)۔

کیونکہ شہر ہر بوی کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے اور وہ خود بدن کا بچا ہے والا ہے (۱ کرنتیوں ۱: ۱۵)۔

لیکن تمام مقدسوں کی جماعت گویا ایک بدن ہے جس کا سر حضرت عیسیٰ مسیح ہے۔

اس کا ثبوت کہ سب آدمی جو مسیح کے ہیں ہر ایک اس کا عضو ہے یہ ہے کہ اسی طرح ہم مل کر مسیح کا بدن ہوا اور فرداً فرداً اعضاء ہو (۱ کرنتیوں ۱۲: ۲۷)۔ روئیوں میں ہے کہ اسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدن ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے اعضاء (روئیوں ۱۲: ۵)۔

انیموں میں لکھا ہے کہ ہم سب کچھ اس کے پاؤں تلے کر دیا اور اس کو سب چیزوں

کا سر وار بنا کر کلیسیا کو دے دیا (۱ کرنتیوں ۱۲: ۲۷)۔ عفرینیکہ یمنیون انجیل شریفہ میں ہر ایک جگہ پر مذکور ہے کہ ہم سب مسیح کے اعضاء ہیں اور وہ ہمارا سر ہے اس لئے مسیح کی روح اس کے سب اعضاء میں مسطرت کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے سزا اٹھانے سے ہم سب بچ گئے کیونکہ اگر سر سے وجہ اٹھا کر ہیٹک دیا تو پیر جو اس کے متعلق تھے خود بخود ٹھیک ہو گئے ہیں جانوں کا وہ اعتراف کر ایک کی سزا سے دوسرا کیوں پاک ہو جاتا ہے رفع چا کیونکہ وہ ایک دوسروں سے جدا نہیں ہے اور اس کا متعلق اس طرح ثابت ہے کہ کسی کو شک کی گنجائش باقی نہیں یعنی یہ کہ اسی کی روح ہم میں آگئی لیکن جو اس سے جدا ہیں وہ اس لطفت سے محروم ہیں۔

اور یہی جذبہ ہے کہ عیسیٰ مسیح کی راستبازی سے ہم راستباز ہونے کیونکہ جب سر پر تاج رکھا جاتا ہے تو تمام بدن کی زینت ہو جاتی ہے یعنی جب اس نے شریعت کے تمام احکام اور سب صدائیں پاک اور بے گناہ ہو کر پوری کر دیں اور آدم اقول کے فرزندوں کو اپنی روح دے کر اس کی فرزندگی سے نکال لیا اور اپنا عضو بنا لیا تو اس قدر لوگ جس کے عضوی بن گئے وہ سب اس کی راستبازی سے راستباز ٹھہر گئے۔

اور یہ بھی جانتا ہوں کہ آدم اقول کے فرزند جن پر موت کا فتویٰ ہو چکا تھا اور ان میں کی فرزندگی سے بھاگ کر آدم ثانی کی فرزندگی کی پناہ میں آجوتے ہیں تو کیا خدا کا وہ حکم یعنی موت کا فتویٰ ان پر پورا ہوئے بغیر نکل گیا ہرگز نہیں کیونکہ خدا کا حکم پورا ہونے بغیر نکل نہیں سکتا کہ وہ جلتی تلک کی مانند ہے پس خداوند یسوع مسیح نے سب کی موت اپنے اوپر اٹھالی یعنی سب کے بدلہ میں فدیہ دیا۔

یہ ایسی بات ہے جیسے پاؤں بالٹے خطا کی لیکن سزا سر پر آ پڑی اسی لئے اس کے سزا اٹھانے سے ہم اچھے ہو گئے۔

لیکن چونکہ وہ خود بے گناہ اور پاک تھا اور اس کی روح عیسیٰ کی خدا میں سے تھی تھی دیکھی ہی مبتلا اور بے عیب تھی اس لئے اگرچہ موت نے ہمارے گناہوں کے سبب سے فتورٹی ویر کے لئے اس کو دبا لیا لیکن ہمیشہ تک اس کو اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکی کیونکہ

ایک پاک روح اُس کے قبضہ میں ہرگز نہیں رہ سکتی اس لئے وہ اُس کے قبضہ سے نکل پڑے۔ لہذا ہم بھی اُس کے قبضہ ہونے کے باعث سے موت کے پنجے سے چُٹ گئے۔ اُس سے یہ خبر ہے کہ مسیح کی راستبازی کی وجہ سے ہم کس طرح راستباز ٹھہرتے ہیں۔

مگر یہ بہت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اُس کی روح ہم میں ہو اگر اُس کی روح ہم میں نہیں ہے تو ہم لاکھ افرہ کریں کہ ہم مسیح کے ہیں میں کچھ فائدہ نہیں بلکہ سچا ازل موت کے سایہ میں رہتے ہیں۔

اب یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کیا خدا کی روح آدمیوں کو بھی جتی ہے یا نہیں جس کے سبب سے اُس کے عضووں کو جتی ہے۔

سوچنا چاہئے کہ مسیح کی روح ضرور اُس کے پچھلے عیسائیوں کو رحمت ہوتی ہے غیر اُس کے کوئی شخص عیب فی نہیں ہو سکتا اور وہ روح ہر زمانہ میں مقدسوں کو جتی رہی ہے اُس کے وسیع سے وہ بھی مسیح کا عضو ہو کر نجات پالے رہے ہیں اور جنہیں نہیں جتی ہے وہ جلیجی ہوئے اور جوتے ہیں۔

یوحنا کے پہلے خط میں لکھا ہے کہ "چونکہ اُس نے اپنے روح میں سے ہمیں دیا ہے اسی سے ہم جانتے ہیں کہ ہم اُس میں قائم رہتے ہیں" اور وہ ہم میں (۱: ۳۰)۔

اسی خط کے ۲: ۲۷ میں ہے "اور جو اُس کے حکموں پر عمل کرتا ہے وہ اُس میں اور یہ اُس میں قائم رہتا ہے" اور اسی سے یعنی اُس روح سے جو اُس سے ہمیں دی ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائم رہتا ہے۔

خیر یہ سنا کی بجائے میں لکھا ہے کہ "اُس روح میں جو اُس سے ہمیں دی ہے اور تم جھڑپ میں ہو اور تم جھڑپ میں (۲: ۲۷)۔

اسی طرح رومیوں میں لکھا ہے کہ "لیکن تم جھڑپ نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہو" مسیح کا بیٹا ہونا وہ اُس کا بیٹا ہے اور اگر مسیح تم میں ہے تو بدین گناہ کے بجائے مردے مگر روح و سب باری کے سبب زندہ رہے۔

رومیوں ۸: ۹۔

پہلے قریبوں میں لکھا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو اور خدا کا روح تم میں بسا ہو" اگر کوئی خدا کے مقدس کو براؤ کرے گا خدا اُس کو براؤ کرے گا کیونکہ خدا کا مقدس پاک ہے اور وہ تم ہو (۱: ۶)۔

غالب میں لکھا ہے کہ "پس اُس نے اُن سے کہا کہ تو بد کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے خدا اور کی معافی کے لئے یسوع مسیح کے نام پر جیتے ہو" تو ہم روح مقدس دعا میں "دے" (۳: ۲) دیکھو اُنہوں سے صاف ظاہر ہے کہ خدا کا روح اُن آدمیوں کو جو مسیح پر ایمان لاتے ہیں ضرور جتی ہے اور یہ بات ضرورتاً انجیل سے بلکہ تمام نبیوں کے کتب و سنتوں سے بہت ہی آگے صحت ثابت ہے۔

شاید کوئی نہ سمجھ رہے کہ اگر تم میں عیسائی مسیح کا روح رہتا ہے تو تم بھڑپ کی بات نہیں دیکھ سکتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت کو قریبوں کا پہلا خط ۲: ۱۰ میں دیکھنا چاہئے کہ روح کے کیا کام ہیں۔ وہاں لکھا ہے کہ "غیر اُس طرح کی ہیں روح جس میں ہے اور خدا میں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خدا وہ ایک ہی ہے" اور غیر اُس طرح کی ہیں مگر خدا وہ ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے لیکن یہ غیر اُس روح کا لکھنا فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے کیونکہ ایک روح کے دیکھنے سے حکمت کا کام نہایت ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کو اسی روح کی مرضی کے موافق علیت کا کام۔ کسی کو کسی روح سے ایمان اور کسی کو اسی ایک روح سے خدا دینے کی ذمہ داری۔ کسی کو سحر و جادو کی حد میں کسی کو بدعت۔ کسی کو روح کی قیاد کسی کو طرح طرح کی۔ کسی کو روح کا ترجمہ کرنا۔ لیکن یہ سب تاثریں وہی ایک روح کرتا ہے۔ (جس کو یہ کہتا ہے)۔

اس کے دیکھنے اور اُس پر غور کرنے سے بھی صاف ہی سر ہوتا ہے۔ روح آدمی کو سحر و جادو کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جب تمام ملکیت ایک نہ ہو جس کا سر خود حضرت مسیح سے اور اُس کی زندگی مسیح کی زندگی سے تو ایک۔

۱: ۲: ۱۰۔

جس کے سیدھے تمام ہاتھ زندہ رہے وہ بھی جیتا ہوا تو بھی جو اس کا کام ہے وہی کر سکتا ہے
کیونکہ ہاتھ اس سے یہ ہیں کہ ہسکا نہ ہو، ان کا کام یا آنکھ یا کان کا کام کیوں نہیں کر سکتا کیونکہ
ضرورت ہے کہ ہر عضو اپنا کام کرے، ہاں ہمہ اس شخص میں بھی وہی روح ہے جو بدن
پر حکومت کرتا ہے فقط۔

یہ عورت کیسے علامہ انہی کی یہ کیسی مدافعتِ قیوم ہے جس پر تو تم کُتبِ انبیاء گواہی دیتی ہو
اور میں سے ہم اپنے ہاتھوں میں زندگی محفوظ کرتے ہیں لیکن دنیاوی مذہب جو آجہوں
نے بنائے ہیں کیا سمجھتے ہیں ذ۔ غ۔ تو کیسے اسبح کے پاس آؤ، مگر ہمیشہ کی زندگی کا
روح نہیں بھی مل جائے وہ نہ نصرتِ آپ کر۔ صبح برہاد ہو جائیگی غمہ و غمہ آپ سب پر
پناہ مفصل کرے۔

رسالہ سوم

دوم ثانی یعنی مسیح خداوند کے فضائل میں

[illegible]

پھر پھر اس کے دوسرے خط میں لکھا ہے کہ "اس نے خدا باپ سے اس وقت عزت و
جدا پناہ جب اس فاضل حصار میں سے اُسے یہ سوراخی کر یہ میر پور بیٹا ہے جس سے
میں خوش ہوں اور جب ہم اس کے ساتھ مقدس پہاڑ پہنچے تو آسمان سے بھی آواز آئی تھی
(۱: ۱۸) اور داؤد نبی ۵۷۰ میں پیشتر کہنا ہے کہ میں حکم و شکار کروں گا
کہ خداوند میرے حق میں فرماؤ میرا بیٹا ہے جس آج کے دن تیرا باپ ہو (۱: ۲۰)۔
اس نذر کی آیت ۲ میں ہے کہ "میں نے جو جونا داؤد جو ہے کہ وہ میرا اور تم۔ وہیں ہلاک ہو گا
جب اس کا قہر ہلاک ہو کرے" عزت ۳۰۴ میں ہے کہ "وہم ان کے مذکورہ نہیں وہ
اس کی رستیں اپنے سے توڑ چکی ہیں وہ دوستانہ تھیں ہے ہمیں گناہ بھی جو گناہ
میں کے بیٹے کو قبول نہیں کرتے وہ اس کے برفلاف تھیں کہے ہیں خدا نے اس قدر
تاریخ ہے پھر کہ تاج لے کر وہ کہے ہیں خدا داؤد ہوں چاہے پھر ۹: ۳۳۵ کا یہی
مقصود ہے کہ مسیح نے اُسے کہا کہ "خدا کے بیٹے پر ایمان لانا ہے اس نے جواب دیا کہ
تو خداوند وہ کہ ہے عیسیٰ سے کہ جو تجھ سے مناسب ہے وہاں ہے وہی ہے۔ ہماری
خدا کا بیٹا نہیں ہو گیا وہ ہمارا نانا ہو گا تو ہم ہیں وہ کیا پی بیٹے۔ سو سہ ہے کہ
جو مسیح پر غور نہیں کرتے اور یہ جو شخص شریعت میں کہیں اس آدھ راہی یا سو
یا سو رکابن یا اس کے ذوق غیرہ ان کے نام مذکور ہیں۔ یہ وہ اس کے ایک ایک کام
در حاکمیت خدا ہر کرتے ہیں عزت جو کہ لے کی مقررہ ہے۔ تفصیلات جہاں م۔
وہ دراصل تھا یعنی باعتبار کوہیت وہ سطر ح صاحب قدرت بھی بنے ہوتے
سے سب کچھ کرنا کہہ کر کہ اس نے باخدا خود ہر طرح کے عجیب و غریب کام کرنا
کہا۔ سر باپ کا کام کرتا ہے میں کسی کرنا ہوں چنانچہ ۵: ۵۰ میں
ہے کہ اس نے اپنے تپ کو خدا کے برابر کہا۔ یہی سبب تھا کہ یہودی اس کے پیرو
و دشمن بن گئے مکاشفہ ۱: ۸۰ میں ہے کہ جب میں نے اُسے چکھا تو اس
کے پاؤں پر غور کیا۔ مگر پڑا اور اس نے میرا کھانچا پھر پناہ دینا ہوتا تھا کہ عورت ر
کرتی تھی اور خداوند زندہ ہوں میں مر گیا تھا۔ اور جبکہ میں ابرہہ زندہ رہا تو لگا۔

تفصیلات پنجم کہ وہ عالم الغیب بھی تھا چنانچہ تسخیل کے بہت سے واقعات اس
عصیت پر دلالت کرتے ہیں مثلاً "اس نے ان کے خیالوں کو جان کر ان سے کہا"
یعنی ۲-۲۵۔

"یسوع نے ان کے خیال معلوم کر کے کہا کہ تم کیوں اپنے دلوں میں اُسے
خیاں مائل ہو" (یعنی ۲: ۱۷) اور اس کی حاجت دکھانا تھا کہ کوئی انسان کے
حق میں گواہی دے کہ وہ آپ حاکم تھا کہ انسان کے دل میں کیا کہتا ہے اور چنانچہ
۵۱۲-۱- اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا اور ساری کلیسیاؤں کو سلوم
برگاز کر دوں وہ دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں (مکاشفہ ۲: ۳۰۰)۔ "بہم
جان لے کر تو سب کچھ جانتا ہے اور اس کا محتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے کچھ اس
سبب سے ہم زبان لے لے ہیں کہ تو خدا سے نکلا ہے" (یوحنا ۱۷: ۳۰)۔ پس یہ خود
کہنے کہ کوئی نبی غیب دان نہیں ہوتا ہے نبیوں کو اُس قدر غیب کی بات معلوم
ہو ہے جس قدر خدا سے تعاقب ان کو بندہ ہے مگر ہر اٹھ دنہ یسوع مسیح جو خدا
کا ہے عام احباب بھی ہے۔ تفصیلات ششم کہ اس کی تعلیم ہم چہوں کے معلموں کی
تشریح نہیں دے گی بلکہ افس سے بلند اور بان ہے خدا کے بغیر کوئی شخص اس تعلیم
سے دے سکتا ہے جو وہ عبد عتیق و جدید سے و خلق ہیں اور گناہ دہیں ہیں
اور اس اسیت سے خوب واقف ہیں اور کوئی مقدمہ اس تفصیلات سے انکار نہیں کر
سکتا ہے۔ رسول جو کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن بہت فصیح ہے وہ صرف لفظی فصاحت
سے نہیں اس کے متعلق ہم نے ہر ایت اس میں کے اب ہم پیش قدم کے لئے غصوب
رہا تھا ہے۔ ہم لوگ تورات و انجیل کی لفظی فصاحت پر تازہ نہیں بلکہ اس کے
عصا من عام پر تازہ اور نظر کرتے ہیں لفظی فصاحت خود کسی ہی اعلیٰ ہر اس قابل
ہیں کہ اس پر نظر کیا جائے۔ تفصیلات ہفتم کہ وہ پاک اور بے عیب اور معصوم تھا
خدا کے کلام سے ہر ہے کہ سب جہان کے لوگ خواہ نبی ہوں یا رسول خواہ
مذہب یا اس سب کے سب گناہ میں پکارا اور عیسیٰ مسیح کے مشا کہ کوئی اس

خدا کی دینی طرف کھڑا دیکھتا ہوں (احوال ۵۹۰۷) فضیلت مسیح سارے خداوند کی
 یہ ہے کہ کتب عہد عتیق میں سینکڑوں بشارتیں اور پیشگوئیاں اس کی نسبت لکھی
 ہیں جن سے خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے، درجن پر غور کرنے سے آج کی صدف اور نینب
 معلوم ہوتا ہے کہ اوسین و آخرین کا وسیلہ نجات صرف خداوند مسیح ہے اس کے
 سوا ایک اور قسم کی پیشگوئی یا نبی میں جن کو تورات کہتے ہیں جو اس قسم کی پیشگوئیوں یا
 سے زیادہ تر اس کا ہلال نکال کر کرتی ہیں جن کو اہل علم اور روحانی آدیور کے دیوا
 عوام نہیں سمجھ سکتے ہیں اور اس کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ ترقی یافتہ عقیدوں کی عقل سے
 اس کا ادراک نہیں کیا ہے بلکہ روز بروز سے نئے نئے فلسفہ میں شکات کرنے لگے جاتے ہیں مگر یہ
 انکار ان لوگوں کو معلوم ہوتی ہیں جو رات دن کلام ہی میں غور کرتے رہتے ہیں۔
 پس اب ہم انظرین سے یہ اظہار کرتے ہیں کہ خدا ماریع مسیح کی طرف آپ غور کریں
 اور اس کے فضائل پر غور کریں کہ تمام جہان کے آدیور کو اس کے ساتھ متبدل کر کے
 رکھیں، اگر وہ سارے جہان کے آدیور سے ہر باسیں انفس ثابت ہو تو اس کی قدرت
 میں حاضر ہونا خدا اس سے تعلیم کا نہایت مناسب ہے ورنہ غفلت فرمادے کہ خدا کو
 ناراض کر دینا چاہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھئے کہ قیامت کا دن اپنا ایک آئے والا ہے
 یکایک مسیح آسمان سے نازل ہوگا پھر اس وقت بجز کھٹکے خدا سے بچنے کے اور کوئی چارہ نہ
 ہوگا خدا آپ کو تحقیق کا سون درود ادا فرمائی کی توفیق نصایت کرے۔ آمین

رسالہ چہارم

۴۴ پیشگوئیوں کے ذکر میں

۱۔ شتہ کے رسالہ میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے بعض فضائل کا ذکر ہوا۔
 چہاں چاہئے کہ خداوند یسوع مسیح جو آدم نالی ہے جس کے ساتھ یہود ہونے سے
 خدا کی طرف نری کا حق ملتا ہے نہایت درجہ کا معتبر اور یقیناً خدا کی طرف سے ہے۔
 اور یہ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ جو اسے سارے سے ناراض ہیں
 عیسائی مذہب سے بھی اس کے خوش نہیں ہیں کہ اس کے برحق ہونے کی دلائل پر
 انہوں نے غور نہیں کیا اور نہ کھاد اپنی کو تحقیق کی نگاہ سے دیکھا بلکہ اور غلط
 صاحب کے قبضہ پر اس کو بھی جھوٹا کہہ رہا، ضرورت سے کہ تپے بہت کی چند
 دلائل میں کی جائیں تاکہ اس رسالہ کے پچھلے میں وقت مذہب و وضع رہے کہ پہلی میں
 اس کو سب دیووں سے اول جانتا ضرورت ہے کہ کلام حق کی کتابیں مختلف
 آیتوں میں ہیں، یہود متعدد دفعہ اس کی وقت امام سے ٹکرائی ہیں اور جو حکم سی
 درج مسیح سالہ سے آئے ہیں جن کا ثبوت کہ کچھ بہت اہمیت اس میں بھی ہوتا ہے
 دو سب کے حسب اس بات پر گواہی دیتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ ترقی و ہی نجات دہندہ
 ہے تو خدا کی طرف سے سارے جہان کی سمات کے لئے مقرر ہوا ہے ورنہ سما
 کتا مسیح کو نصیب نہ تھا مگر کی میں کہ عیسیٰ مسیح تمام دنیا سے آئین و آخرین اور
 رومی و ن شاہ کا ایک ہی شخص اور اہم تھا ہے کیونکہ ان کن و سب مسیح سن
 نجات پیش گوئیاں موجود ہیں۔ ۱۔ پیشین گوئی خدا کا بلا دنیا میں آئیگا میں مسیح کو
 آیت کر دے کہ خداوند میرے حق میں فرما تو میری بات سے آج کے دن جبر

وہ تو ایک اس کی دہنی اور ایک اس کی بائیں طرف صلیب پر چڑھتے۔ یہ پیشگوئی
 وہ اپنے فالقوں کی سفارش کریگا صلیب ۵۴۔ ۱۲ میں ہے کہ اس نے چھٹکاروں کی
 شفاعت کی۔ تو ۴۴۔ ۲۴ میں ہے کہ یسوع نے کہا۔ اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ
 یہ جانتے ہیں کہ اس نے جس کی ۴۸۔ ۲۴ پیشگوئی اس کی بڑی توڑی۔ جا بچی۔ حروف
 ۲۔ ۲۴ میں ہے کہ اس کی بڑی نہ توڑی۔ ۴۸۔ ۲۴ زکریا میں ہے کہ وہ اس
 کی نہری نہ پل کا نگہب ہے۔ ۴۸۔ ۲۴ میں ہے کہ اس کی پس پیچیدی اور
 فی اسلور اس سے خوش اور یانی۔ لکھ نہ ایک سسی عجیب بات ہے جس کی تفسیر کے
 سے یہ کتب کافی نہیں ہے۔ آیت ۳۸ میں ہے کہ یہ آتیس اس سے ہوئیں کہ نوشتہ
 پڑھو کہ اس کی کوئی بڑی نہ توڑی جائیگی۔ ۴۸۔ ۲۴ پیشگوئی کہ وہ دو لفظوں میں گان جائیگا
 بصیرہ ۵۳۔ ۵۴ میں ہے کہ پر اسے مرنے کے بعد وہ سب مندوں کے ساتھ وہ بڑی۔ مٹی
 ۴۸۔ ۲۴ میں ہے کہ وہ بڑی مٹی قبر میں رکھ دیا جو اس کے چٹان میں کھدوائی تھی
 ۵۰۔ ۲۴ پیشگوئی وہ پھر بھی اٹھیک ۱۶ زکریا میں ہے کہ تو اپنے قدوس کو سترے نہ دیکھا
 تو ۴۸۔ ۲۴ میں ہے کہ وہ یہاں نہیں ہے بلکہ جی اٹھا ہے۔ ۵۱۔ ۲۴ پیشگوئی وہ
 آسمان پر چڑھ جائیگا ۵۸۔ ۲۴ میں ہے کہ تو اپنے پر چڑھنا تو ۴۴۔ ۲۴ میں ہے
 کہ تو اس سے خبر لے اور آسمان پر اٹھایا گیا۔ ۵۲۔ ۲۴ پیشگوئی وہ خدا کے دہنے جائیگا
 ۵۰۔ ۲۴ زکریا میں ہے کہ تو میرے اپنے ہاتھ لے۔ ۵۳۔ ۲۴ میں ہے کہ اور خدا کے لئے
 کے دہنے جائیگا ۵۴۔ ۲۴ پیشگوئی آسمان پر کہ کب بت کریگا ذکر یا ۱۳۔ ۲۴ میں ہے کہ
 وہ اپنی نری پر کاں ہوگا ۴۸۔ ۲۴ میں ہے کہ خدا کی دہنی طرف ہے اور ہاں
 نہایت ہی کرتا ہے ۵۴۔ ۲۴ پیشگوئی غیر وہ اس کی طرف رجوع کریگا صلیب ۱۰۰
 میں ہے کہ "جو قوموں کے لئے جہنم کی طرح کھڑی ہوگی مٹی ۲۔ ۲۴ میں ہے
 کہ وہ اس کے نام سے ہر قوم میں رہے گی مٹی ۲۔ ۲۴ میں ہے کہ وہ اس کی دہنی کے لئے
 بھی یہاں ہی پیشگوئی میں ہیں جن کو خوف خدا تھا ہم نظر انداز نہ کرنے ہیں جبکہ اس حد
 پیشگوئی آپ پر صدق ہوگی میں تو وہ وقت بھی جو آپ کے متعلق ہیں، ضرور

آپ پر صدق آئیں گی ہم نے اس بیان میں نہایت مختصار سے کام لیا ہے۔ ہم
 سداوق کو اس مقام پر بہت غور و خوض کرنا لازمی امر ہے تاکہ جس وعدہ کو میں ۵۰
 لکھا میں اس سے روٹی حاصل کریں گے

رسالہ پنجم

خداوند مسیح کے معجزات کے بیان میں

دوسری اس حد و تک حدوت پر یہ ہے کہ آپ نے مجھے ایسے معجزات دکھائے کہ وہ قیامت کوئی شخص اس جانب اللہ ہو ہرگز نہیں دیکھ سکتا ہے اگرچہ دیگر ایسا میں بھی جکڑت ایسے لوگ موجود ہیں جو آپ سے انہوں کے متعلق کچھ اس قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ہرگزوں نے بھی یہ کچھ کیا مگر ان کے یہاں صدیق ہر حدوت سے کہوں خود میں اس لئے کہ معجزات کی تعداد یا دفعہ لگے یہ من شرائط کی ضرورت ہے وہ شرائط ان میں باطن معبود ہیں چنانچہ ہر ان شرائط میں سے چند معجزات اختصار میں میں لکھتے ہیں تاکہ ہر ایک شخص کو چاہے جو کچھ معجزات کے سپرد میں سہو ہوا۔

شرط اول یہ کہ دعویٰ معجزات پر گواہی دینے والے انہوں میں معجزوں کے لئے دیندار وہ ہر مسئلہ میں بے مقصد ہون کے لئے جان پر کھٹنے والے ہوں یا معجزات پر درست حدوت مدعی پیش و عشرت کے غالب غرض مدد ہوں اگر آپ خود وہ کے معجزات پر گواہی دینے والے شخص کی زندگی پر خود کریں تو آپ پر ظاہر ہو جائیگا کہ دیدار ہی پر میری کامیابی راست گونی اور حدوت میں وہ دعویٰ بغیر آپ ہی تھے۔ دین کے معاملے میں وہ جان پر کھٹنے والے اندامی ہی طرح کی طرف سے ہر ایک سے نیا دیتے

شرط دوم یہ کہ حیلہ وہ نہ ہو نہ مسلمان محمدین کی طرح خود دوسری کسی پشت میں کسی سالی کے خلاف باتوں کا ذکر کریں

شرط سوم یہ کہ وہ معجزات جو چشم دید شخصوں کے ذریعہ بیان ہوں اس کی شہرت اسی وقت ہوئی ہو جبکہ ان حدوت کے دیکھنے والے بہت لوگ موجود ہوں چنانچہ ہمارے خداوند کے معجزات جو انہوں میں مذکور ہیں اسی وقت شہرت ہوئے جبکہ صد ہا مرد و عورت مسیح کے دیکھنے والے موجود تھے اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا مگر ان میں سے کسی نے کچھ اعتراض کیا وہ یہ کہ بعض انہوں کے ذریعہ سے کہنا ہے کہ میں نے انہیں نہ دیکھا ہے۔ آنحضرت کے معجزات اس وقت مشہور ہوئے جبکہ ستم دشماروں وغیرہ معجزات پیدا ہوئے یا رسولی نامی نے پیدا ہوئے ملک فارس میں شہر ہر ہر دیکھی خود آنحضرت کے عہد میں کوئی معجزہ قرآن میں مذکور ہو کر سنہو نہیں جو اللہ آنحضرت کے عہد میں نصاف کے معجزہ کا نقل ہوا سو وہ بھی غلط نہیں پر میں تھا کیونکہ اگر قرآن صبیح بھی ہو تو کبھی نصاف کے معجزہ نہیں ہو سکتا کیونکہ خود آنحضرت نے قرآن میں معجزوں کا انکار کیا ہے اور ہر وہ معجزات بنا جو انہوں میں مذکور ہیں بر غلط فہم ہوئے ہیں کیونکہ ان کا تواتر نہ رہا بخلاف بائبل کے معجزوں کے کہ اس کی آمد کوئی اہل مذہب اپنے مذہب کے معجزات کا تواتر نہیں دے سکتا شرط چہم یہ کہ اس گواہوں کی تقاریر مبالغہ اور رنگ آمیزی سے بالکل خالی ہوں مگر ان کے بیانات و حدوت پر میں ہوں جیسا کہ مسلمان محمدین کے سامنے دھاریوں کی ہے یا گھٹک سے ظاہر ہے۔

شرط پنجم یہ کہ ہر شخص کی سبب معجزات کا دعویٰ ہے وہ شخص اپنی حال میں اور ہی تسلیم سے بھی اس جانب اللہ ہر ثابت کرے کہ اس کے معجزات خدا کی طرف سے نہیں گئے جیسے میں وہ نہ معجزہ مادی اور ذہنی ہو گا پس شرط ہوا کہ ہر مقرر حکم اگر آپ بائبل کے معجزات کی حاجت پر تیار کر لیں تو آپ پر خود عرض و شرح ظہر ہو گا کہ بائبل کا ہر ایک معجزہ خدا کی طرف سے ہے۔ چنانچہ بتایا ہے کہ مسیح کے معجزات وہ اس لئے کہ وہ نہ تھے۔ دوسری دلیل یہ کہ اس قدر در کب کب میں پہلے امر کی سبب کہ مسیح نے کس قدر معجزات دکھائے جو ۲۰-۳۰ میں ہے کہ اور شروع

ابن کے مطالعہ کرنے سے جو عجیب بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ہجرات کا
 مسدود و ممانعت کی ذلت پر غور نہیں ہوتا ہے بلکہ آپ کے شاگرد و برادران کے
 گردوں سے اپنے سحر و سرور کوئے میں جن کو پٹھانوں میں امر کا یقین ہو جاتا ہے
 کہ حضرت مسیح صرف مجبور کرتے دے تھے بلکہ مجبوروں کی قوت اور اقتدار بڑھنے والے
 تھے۔ چنانچہ مسیح کے شاگردوں کی نسبت متی ۱۰-۱۱ میں ہے کہ وہ اس کے اپنے بار
 شاگردوں کو پاس پونے نہیں اس روح پر حقیقتاً بظاہر ان کو نکالیں اور
 ہر طرح کی ساری اور کھدو کو دور کریں پھر آیت ۵ میں ہے مسیح کے شاگردوں
 کو کتب یا روئے کو چھان کر دو اور وہاں کو انہیں کو صاف کر دو اور ان کو نکالو تم
 صاف یہ مطلب ہے چنانچہ فرقہ ۹ میں ہے کہ اور وہ باہر جا کے ہر گناہ منافی کو
 دے اور وہ ان کی مدد کر دو اور حکم کو مجبوروں کے وسیلہ جو اس کے ہر وقت
 ۱۱-۱۲ اعمال ۲-۳ میں ہے کہ اور بہت سی گناہیں اور نشانیاں رسولوں
 سے ظاہر ہوئیں اعمال ۲-۳ میں ہے کہ وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر
 ان میں رہتے تھے۔ یہ سب کتب کا کتب بڑا عجیب ہے جو حواریوں کے وسیلہ سے ظاہر ہوا
 کہ ان کے لئے لوگ آئے اور سزاوار ہونے لگے اور یہ اشارہ تھا اس امر کی طرف کہ
 خدا کا نام ہر ملک کے لوگوں کو منادیا جائے اور ہر وہ شخص جو یہ نالائے محبت
 نامے سمجھتا ہے آپ کو سب جہان کی طرف ایک تخری رسول بتلاتے تھے کہ
 ان کو اس زمانہ میں ہونے والی اوسپن فارسی سے خط و غیرہ کا ترجمہ کر دو کہ
 تم کرتے تھے اعمال ۲-۳ میں ہے کہ پطرس اور یوحنا صاحب یکل میں گئے
 تو انہوں نے ایک جنم کے منظرے کو کہا کہ یسوع مسیح اسری کے نام سے آئے اور
 ان کے اس کا وہ آئندہ پکارا جائے گا اور اس کے لئے مضبوط ہونے اور وہ کو
 کے کھڑا ہوا۔ چلے گئے اعمال ۱۰-۱۱ میں لکھا ہے کہ ایک شخص حسانا وہ اس
 کی حمد و سیر کے رسولوں سے چونکہ وہاں اور پطرس کی مدعا سے فوراً مرنے لگے اور
 ۲۰-۲۱ میں لکھا ہے کہ وہ اور عورتیں مردہ کے گرد و مدار پر جلی لاکے

ان میں شامل ہونے سے یہاں تک کہ لوگ ہزاروں کو مرکزوں میں چار پائٹوں اور
 کھینچوں پر رکھتے تھے کہ جب پطرس آئے اس کا سایہ ہی ان میں سے کسی پر پڑ
 جاتا تو اس سے سردار کاہن اور اس کے ساتھی غلبہ سے بھر گئے اور رسولوں کو
 مدد و حامیوں لال ویا لیکن خدا کے فرشتے نے رات کو قید خانہ کا دروازہ کھٹکا
 اور انہیں باہر لے گیا باؤ اور پٹیل میں کھڑے ہوئے اس زمانہ کی کلامی کہ انہیں
 شافہ اور رکتنا طرا سچوہ ہے کہ وہی حواری جو بڑی جلی میں ضرب ابلش گئے اور
 جہوں نے جان کے خوف سے مسیح کا نکال دیا، مسیح سے طاقت پاکر مدد و مدد
 و مدد کوئے کے سلسلے میں شاری کے ساتھ کثرت کر رہے ہیں ورساری مصدقین
 کی روایت کرے ہیں بعد معصوم ہو گئے ہیں اور ۸-۹ سے ۱۰ میں لکھا ہے فیلس
 نے ساری کے ایک شہر میں بہت سے مجبورے دکھائے ورساری کوئی کسی نے
 اور ۱۱ باب ۱۱ میں ظاہر ہے کہ پطرس رسول پر کس طرح خداوند و شفیع کے نزدیک رہا
 ہو اور کیونکہ اس کا دل نہایت بڑا پھر ۱۲-۱۱ میں ہے کہ پطرس کے مجبوروں سے
 یاس جادو گر دور مدعا ہو گیا اور ۱۳-۱۲ میں ہے کہ اس نے گلوں کو چھینا کی
 طاقت دی۔ ۱۴-۱۳ میں ہے کہ اس نے مسیح کے نام سے ناپاک روح کو نکالا۔ ۱۵-۱۴
 میں ہے کہ خدا پطرس کے آئندہ سے بڑے مجبورے دکھاتا تھا۔ ۱۶-۱۵ میں ہے کہ اس نے
 کسی حدت سے لوگوں کو مدد دیا۔ ۱۷-۱۶ میں ہے کہ اس کو کاسے ساپ نے ملزبانہ
 پٹیا۔ ۱۸-۱۷ میں ہے کہ فیلس کا نام اس کے ہاتھ رکھے سے درست ہو گیا اور
 ۱۹-۱۸ میں ہے کہ پطرس کی معرفت ایک انگڑائی کی انگلیں دوست پٹلس کے ہاتھ رسولوں کے
 اور بہت سے ہجرات اعمال کی کتاب میں مذکور ہیں جس سے مسیح کی نفسانی ثابت ہے جس
 اگر آپ مسیح کے ہجرات کو آنحضرت کے ہجرات کے ساتھ داتا تباری کے ساتھ متاثر کریں تو
 آپ پر روح پروردگار مسیح کے لئے مجبورے میں وہ مسیح حقیقی اور نبی و رسالت ہیں
 ان کے ان کے آنحضرت کے لئے مجبورے میں وہ مسیح کثرت و مدد و رسالت ہیں

رسالہ ششم

حضرت مسیح کی پیشینگوئیوں میں سے ہمیشہ گویوں کا ذکر

میسری دہل اُس کی صداقت پر ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح صادق اقول اور اپنے بیان میں ہر طرح سے سچا ہے۔ اگرچہ وہ واقعات جو اُس کی صادق القوی کو مختلف صورتوں میں ظاہر کرتے ہیں انہیں ضرور کثرت پلٹے جاتے ہیں لیکن ہم صرف ان واقعات کو پورا نظر بن کرتے ہیں جن کا تعلق پیشینگوئیوں کے ساتھ ہے جن میں سے کچھ پورے ہو گئے ہیں اور کچھ پورے ہو رہے ہیں جس سے ان کا عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ان پیشینگوئیوں کے دیکھنے سے صاف ظہور پر یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ جس طرح وہ پوری مشورہ پیشینگوئیوں میں لپٹا ہوا ہے تو ضرور جو جو باتیں اُس نے اپنی اکہ تانی کے متعلق بیان کی ہیں ضرور درست اور درست ہو گئی اور اُس نے جو جو وعدے اور وعید موعین دکا فرس سے کئے ہیں مثلاً کسی طرح وقوع میں آویں گے جس طرح اور باتیں واقع ہوئیں ہیں جبکہ یہ سفیدین ایمان کی طرف سے کئے گئے ہیں اور طہیب کی حقیقت پر ایک سال دہل میں اُس نے کچھ ان میں سے ہم اپنے ہندوستانی مسیحیوں کو سنا چاہتے ہیں تاکہ وہ بھی ان پر ملو کر کے حقیقی ایمان کی طرف رجوع کریں یوں تو مسیح کی پیشینگوئیاں بکثرت ہیں لیکن ہم صرف چار پیشینگوئیاں دیر نظر بن کر لے رہے ہیں۔ پہلی پیشینگوئی اُس نے اپنے مرگے ہی اٹھنے کی خبر پہلے سے دی تھی مٹی ۱۶-۲۱۔ اس وقت سے یسوع اپنے شاگردوں پر ظاہر کرتا کہ مجھے ضرور ہے کہ یہ دہلیم کو چاؤں اور برادر اور سردار کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے ست دنگہ دھماؤں اور قتل کیا جاؤں اور تیسرے دن جی اٹھوں مسیح نے کئی بار یہی بیان کیا اور اُس کے

موفق ظہور میں آیا چنانچہ مٹی ۹۴ سے ۲۸ سال تک اگر کوئی پڑھے تو اُس کو اچھی طرح معلوم ہو جائیگا کہ اُس نے کیسے کیسے دنگہ یہودیوں کے ہاتھ سے اٹھائے اور ہاتھ خود مارا بھی گیا اور تیسرے دن جی بھی اٹھا۔ اس مقام پر کئی باتیں غور طلب ہیں۔ اول یہ کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ مسیح مارا نہیں گیا جو بالکل غلط ہے ہر مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں لغت سے کام نہ لیں کیونکہ صرف اسی پر نجات اُردی منحصر ہے اس لئے ہماری مختصر گزارشات پر فورا در کے لئے دعویات دیں۔

اوس ہم مسلمانوں کے اس بیان تک مسیح نہیں مارا گیا اس لئے غلط کہتے ہیں کہ ان کے پاس اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے صرف اُکھرت کی حدیث ہے جو اپنے ثبوت میں پیش کرتے ہیں چونکہ وہ حدیث تاریخ اور واقعات کے برخلاف اور قرآن شریف کے متضاد ہے لہذا قابل اعتبار نہیں ہے۔

دویم یہ کہ اگلے ہی گواہی دے گئے ہیں کہ مسیح جب آویگا تو وہ ایمانداروں کے واسطے اپنی جان دیگا اور ایمان دیگا۔ چنانچہ دانیال ہی نے مسیح سے ۵۳۸ برس پیشتر بطور پیشینگوئی کے یہ کہا تھا کہ ۶۲ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جاوے گا۔ (سلا ۲۶۰۹) اور یسعیاہ بھی نے مسیح سے ۵۴۲ برس پیشتر یہ کہا تھا کہ یہ وہ ہے جس پر حکم کر کے وہ اسے لے گئے ہوں کہ اس کے نام کے بیان کرینگا کہ وہ زندہ کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا میرے گرد کے گناہوں کے سبب اُس پر در پٹی (سعیاء) ہوگی کہ یہ یہودی لوگ جنہوں نے مسیح کو قتل کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا تھا اور یہودیوں سے شک کوئی یہودی اس بات کا قائل نہیں ہوا کہ ہم نے مسیح کو قتل نہیں کیا خود محمد صاحب بھی یہودیوں سے شک اقرار کرتے ہیں کہ یہودیوں نے مسیح کو قتل کرنے کے قابل ہیں چنانچہ قرآن کی سورہ نساء میں لکھا ہے اِنَّا قَتَلْنَا عِيسٰی عِزِّیْ رَآئِنَ مَرِّکُمْ یَعِیْسٰی یسوع کہتے ہیں کہ ہم نے عیسیٰ مسیح کو قتل کیا ہے۔

پہاں ہم یہ کہ خود حضرت عیسیٰ بنجیل میں ذکر کرتے ہیں کہ مجھ مارا جانا ضرور ہے
 یہ یسوع مسیح کے شاگرد جو صاحب بھجرات، اور بچے رسول تھے وہ گوہی دیتے
 ہیں کہ وہ ضرور ہمارے سامنے مارا گیا اور جی اٹھا چنانچہ اعلان ۵۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ میں ہے
 کہ ہمارے باب دادوں کے خدا نے یسوع کو چلا یا جسے تم نے صلیب پر لٹکا کے مار
 ڈالا تھا اسی کو خدا نے ملکوت اور ملکی تھپہ کے اپنے دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا تاکہ اسے
 کو تیر کی تفریق اور گناہوں کی معافی بخشے اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں۔
 مشنم یہ کہ یہودیوں کے درمیان جو حکمت خون کا کھیت کہلاتا ہے اور جو کہ
 پر دیسیوں کے گائے کے لئے خریدہ ایک تھا وہ ان میں روپیوں سے پیدا کیا تھا
 یسوع کی پڑائی کی اہمیت کے طور پر یہودی اسکریولی نے لیا تھا اور اسی وقت سے
 یہ واقعہ تمام یہودیوں میں مشہور ہو چکا تھا اور ہمسوں نے اس واقعے کو قبول کیا تھا
 اب انصاف سمجھئے اتنے گواہوں اور ایسے معتبر رسولوں کو ہم کس دلیل سے رو کرنا
 اور صرف ایک ہی شخص کی بات کو جو چند سو برس بعد ایک دور غریب ملک میں پیدا ہوا
 جس کی رسالت ہی کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتی اور جو کتب انہی کے برخلاف اور
 چوں کی تواریخوں کے برعکس ہے تسلیم کریں پس ضرور یسوع را گیا اور جی اٹھا اور
 آسمان پر چڑھ گیا۔ دوسری بات عورت کے لائق یہ ہے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح
 کی ایذا کشی اور عصیت اور معیشت کی برداشت اور جانوں کے ہاتھ سے لٹھوٹا میں
 ڈالے جانے کا حواس شکنہ دن۔ نے سمجھ لوگ جہوں نے خدا کے دربار میں تعلیم
 میں پائی یعنی جنہوں نے کلام کہی کے ڈور سے متور ہو کر اپنی منافی فعل کی غلطیوں
 سے وہ تقدیر حاصل نہیں کی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان بیباکوں سے یسوع پر عیب لگنا
 ہے اور ایک پیغمبر کی بے عزتی موفی ہے اس لئے یہ لوگ حیات ابدی سے محروم رہے
 میں ایسے لوگوں کو محروم رہنا چاہیئے کہ ان بیباکوں سے یسوع اور ہر ایک عیب نہیں
 لگتا بلکہ اس کی قدوسی اور محبت اور اس کا جلال اور عدالت رحم اور علم حد درجہ
 ظاہر ہوتا ہے اگر یہ بین مفصل لکھا جائے تو ایک ڈی کتاب ہو جاتی ہے اس لئے

میں پر ہم صرف ایک اشارہ پر کفایت کرتے ہیں کہ یسوع کی دنیا ہی معجزاتی اس کا
 بدل ظاہر کرتی ہے ذکر اس کی عقارت تیسری بات لائق غور یہ ہے کہ اس
 مسیح گوتی پر بعضے بل اسلام اعتراض کرتے ہیں جو سن ۱۲-۱۴ میں ہے کہ
 جسے یسوع تین رات دل چھو کے پیٹ میں رہا وہی ابن آدم تین رات دن زمین
 کے اندر رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس بیان کے موافق تین رات دن قبر میں پڑے
 کرنے ضرور تھے حالانکہ وہ چھ کو تیسرے پہر دفن ہوا اور کو عملی الصبح ہی اٹھا۔
 اس کا جو بکٹی طور پر دیا جاسکتا ہے کہ ہم تحقیقی جو ب دینا چاہتے ہیں درود یہ
 ہے کہ عبارت عام بول چال کے طور پر استعمال ہوتی ہے جیسے کوئی شخص جلد کو
 تمام کے وقت اور سر میں آوے اور انور کی صبح کو کہے کہ میں تین دن سے اور سر میں
 آیا ہوں اور وہ ضرور اس قول میں سچا ہے کیونکہ ایک ہفتہ عام محادہ ہے اس کی
 طرح صبح کے کہا اس کی یہ مراد نہیں ہے کہ ہم گھڑی کے تین رات دن کے گھنٹے ملتے ہیں پورے کر کے
 لکھ یہ مطلب تھا کہ روز دن سے تیس دن اٹھ گیا ہوا۔ اس قول کی ابتدا اس نے سنائی ہے
 اور خود یسوع نے مارا میں اس فقرے کو منہ جی جی کہ روز دن سے تیس دن اٹھ گیا ہوا
 مٹی ۹۰۰ میں کہ کو تیسرے دن جی اٹھا اور سر میں آوے اس سے کہ وہ تیسرے دن اٹھا
 اور ۲۲-۹۴ میں ہے کہ وہ تیسرے دن پھر اٹھا جائے۔ اور وہ نہیں ہے کہ تیسرے دن جی اٹھا
 ان فقرے سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی مراد صرف تیسرے دن جی اٹھا
 کی ہے نہ وہ مراد جو حضرت سمجھتے ہیں۔ دو تہ یہ کہ یسوع کے شاگرد اس فقرے
 سے ہی مراد کے طور پر یہ ہی سمجھتے تھے جو یسوع نے بار بار بیان کیا اور جو ہم
 بیان کرتے ہیں چنانچہ وقتاً ۲۲-۹۴ میں ہے کہ "اور کہ جب وہ کو مارا
 تو اس نے تم سے کہا تھا ضرور ہے کہ ابن آدم گناہوں کے باغ میں جو
 ہائے اور صلیب دیا جائے کو تیسرے دن جی اٹھے" اس کا یہ مفہوم نہیں
 کہ ہم گھڑی اٹھائیں لے کر تین رات دن کے تمام گھنٹے در دقیقہ گنتے جاؤ بلکہ صرف

مطلب تھا کہ دفن ہونے کے دن سے تیسرے دن جی اٹھو گا۔ سوچو یہ کہ سب کے دشمنوں نے بھی اس فقرے کے معنی دہی سمجھا جو ہم کہہ رہے ہیں چنانچہ متی ۲۷: ۶۴ میں ہے کہ خداوند ہمیں یاد ہے کہ اس دھوکہ باز نے جیتھی کہا تھا کہ تین دن کے بعد جی اٹھو گا پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی حفاظت کی جائے تا کہ تین رات دن کے گھٹنے گئے جائیں۔ چنانچہ یہ کہ سب کا جسکو مطلوب ہونا اور انوکھی اٹھنا یہ ثابت کرنا ہے کہ اس کا مطلب تیسرے دن جی اٹھنے سے تھا اور انسانی محاورے کے عام بول چال کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ یہ ہم یہ کہ متی کی انجیل میں مسیح کا تین دن رات یروش کی مانند زمین میں رہنا مذکور ہوا ہے جسے معترضین کو چاہیے کہ یروش کا تین دن رات گھر ہی کے حساب کے بموجب مچھلی کے پیٹ میں رہنا ثابت کرے بعد اس کے پھر اس تشبیہ پر گفتگو کرے ہم کہتے ہیں کہ یروش کا تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہنا اسی طور پر تھا جس طور پر مسیح تین رات دن قبر میں رہا۔ پس فقرہ سلیم کے نزدیک یہ اعتراض باطل باطل ہے اور مسیح کی پیشینگوئی ضرور پوری ہوئی۔

تا پیشینگوئی یہود کے حق میں ہے یوحنا ۱۲: ۳۱۔ یہ باتیں کہ یسوع اپنے دل میں گھبرایا وہ یہ گواہی دی کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک شخص مجھے پکڑو ینگا۔ متی ۲۷: ۲۵ اس کے پکڑو لئے وہ نے یہود اپنے جواب میں کہا کہ اے ربی کیا میں ہوں اس نے اس سے کہا تو اے خود کہہ دیا اس کا یہ کہنا بھی پڑا ہوا۔ چنانچہ متی ۲۷: ۴۰ اور یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہود اور ان بارہ میں سے ایک اٹھ آئے اور اس کے ساتھ کب بڑی بھیڑ تلواریں اور داغیوں لئے سردار کامنوں اور بزرگوں کی طرف سے پہنچی اور اس کے پکڑو لئے وہ اے ربی میں نے وہ دیکھا تھا کہ جس کا میں بوسوں وہی ہے اے یکرین اور فوڑا یسوع کے پاس سر کہا کہ اے ربی سسدم اور اس کے ہوتے تھے تا پیشینگوئی سب شاگردوں کے حق میں ہے متی ۲۷: ۴۱ اس وقت یسوع نے ان سے کہا کہ تم سب اس رات

میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لکھا ہے کہ میں چرواہا ہوں اور لگا اور گٹھے کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائیگی۔ نیز دیکھو مرقس ۱۴: ۲۷ یوحنا ۱۶: ۳۲۔ چنانچہ متی ۲۷: ۵۵ میں ہے کہ تب سب شاگرد اسے چھوڑ کے بھاگ گئے۔ تا پیشینگوئی گیل کے جانے کے حق میں ہے متی ۲۷: ۳۲ میں ہے کہ میں اپنے جی اٹھنے کے بعد تم سے پہلے گلیل کو جاؤں گا۔ یہ بھی پوری ہوئی چنانچہ متی ۲۸: ۷ وہ پہلے نہیں سے کیونکہ اپنے کہنے کے موافق جی اٹھا ہے آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔ اور دیکھو وہ تم سے پہلے گیل کو جاتا ہے اور گیارہ شاگرد بھی اس کے پاس پہنچے جو یسوع نے ان کے لئے مقرر کیا تھا۔ تا پیشینگوئی پطرس کے حق میں ہے متی ۲۷: ۳۲ میں ہے پطرس نے جواب دے گئے اے کہاگو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں لیکن میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤں گا یسوع نے اسے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اسی رات مرغ کے ہانگ دینے سے پہلے تو میں بار میرا بکاز کریں گا۔ یہ بھی پوری ہوئی چنانچہ متی ۲۷: ۴۵ میں ہے کہ پطرس باہر صحن میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک نوٹھی اس کے پاس آکر بولی تو بھی یسوع گیلی کے ساتھ تھا اس نے سب کے سامنے یہ کہلے بکاز کیا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ تو کیا کہتی ہے اور جب وہ ڈیڑھی میں چلا گیا تو دوسری نے اسے دیکھا اور وہاں تھے ان سے کہا بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا اس نے قسم کھا کر پھر دکر کیا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے انہوں نے پطرس کے پاس کے کہا بیشک تو بھی ان میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے اس پر وہ لعنت کرتے اور قسم کھاتے لگا کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا اور فی الفور مرغ سے ہانگ دی پطرس کو یسوع کی وہ بات پائی جو اس نے کبھی تھی کہ مرغ کے ہانگ دینے سے پہلے تو میں بار میرا بکاز کریں گا اور وہ باہر جا کے زار زور دیا۔ تا پیشینگوئی یسوع کی عیسی موت کے حق میں ہے یوحنا ۲: ۴۴ میں ہے کہ اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیا بیا میں

دیکھتے پر چڑھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ان آدم بھی اونچے پر چڑھایا جاسے تاکہ جو کوئی ایمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے۔

اگر آپ اس واقعہ کا بیان پڑھنا چاہتے ہیں کہ کس طرح حد کس لئے مونی نے پتیل کا سائبان کر کے عید پر لٹکایا تو آپ مکتی ۵۰-۵۱ تک کا مطالعہ کریں۔

ہمارے مسمیٰ کی پیشینگوئی بھی حرفت - حرفت پوری ہوئی چنانچہ ۱۸۱۹ء میں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کو اور اس کے ساتھ کور و دو شخصوں کو صلیب دی جب کہ دھرمیک کو دھرم و ریشوع کو بیچ میں۔

۱۸ پیشینگوئی روح القدس کے حق میں سے یوحنا ۸-۶۰ میں ہے کہ لیکن جو کہ یعنی روح القدس جسے آپ میرے نام سے بھیجا وہی تمہیں سب باتیں سکھلا دیتا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلا دیتا۔ آپ نے بھی پورے جوا جیسا کہ اعمال ۲۰-۱ کے آیتوں میں ذکر ہے کہ آپ جب جہنم کو ست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے کہ ایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے روزی آسمانی کا ستارہ جوتے اور اس سے سنا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا اور انہیں سب کے شمع کی سی بھٹی ہوئی۔ میں دکھائی دیا اور ان میں سے ہر ایک پر شہر ہوا اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور میں نے ان سے اس طرح روح القدس نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔

سب ان تمام صاحب شہرہ - چھوٹی طرح سے ہیں کہ یہ پیشینگوئی مسیح کے روح القدس کے حق میں یہاں کی گئی جب خداوند کی روح جو - رول پر انہوں نے مونی تو یہ پیشینگوئی پوری ہو گئی۔ مگر میں نے مسلمانوں کو بتایا ہے کہ یہ پیشینگوئی مسیح کے عہد صلیب کے حق میں گئی ہے اور اس کے متعلق سب کچھ چوتھ و پانچواں سب سے بعد عہد و شہادت کی سب سے گہری کچھ لکھ دیا ہے۔ تاکہ میں کہ یہ پیشینگوئی محمد صلیب کے حق میں ہو کر رہی ہے بلکہ صرف روح القدس کے حق میں ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ تمام کور انہیں کوئی لفظ اور کوئی فرقہ یہ نہیں ہے جس سے مسلمانوں کا

دھرم نے ثابت ہو سکے مسلمان کہتے ہیں کہ جس لفظ کا ترجمہ مذکور کیا گیا ہے وہ لفظ فارسی ہے اور اس کے صحیح معنی محمد یا احمد کے ہیں۔ ان چاروں کو اگر یونانی - ہاں سے و حقیقت ہوئی تو وہ ہرگز اس قسم کا یہود و عوی نہ کر سکتے ہیں حال یہ ہر ثبوت ان پہ ہے کہ وہ کسی سند یونانی ثبوت سے ثابت کریں کہ فارسی کے معنی محمد یا احمد کے ہیں اس کے سوا سیت یا اس سے سچ سے فرمایا ہے کہ وہ مذکور حواریوں کو بیچ کی سب باتیں یاد دلا دیتا۔ محمد صاحب نے حواریوں کو مسیح کی باتیں یاد نہیں دوائیں مگر خود ۶۰ سو برس کے بعد خدا میرا پھر اس کے ۱۴-۱۵ میں ہے کہ وہ مذکور تھا جسے ساتھ ایک ایسا محمد صاحب دیکھی حواریوں و عیسائیوں کے ساتھ رہے اور ذات ساتھ میں بلکہ خدا کی روح ہمیشہ ان کے ساتھ رہی اور جسکے معنی اماموں کے ساتھ ہے۔ آیت ۱۵ میں مسیح نے تیسری صفت اس کی یہ بات کی کہ اُس دنیا میں پاسکتی کہ نہ اسے نہیں دیکھتی اور نہ اسے جانتی ہے لیکن تم لوگ جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں موجود ہے یہاں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مذکور غیر مرنی بعد نادی ہے۔ مگر محمد صاحب کو عرب کے لوگوں نے دیکھا وہ غیر مرنی نادی نہ تھے بلکہ صلیب روح القدس کے معنی ہے۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ مسیح نے شاگردوں سے کہا صاحب تک وہ مذکور آئے تم کو یروشلیم کے شہر سے باہر - جاؤ پچھلے چنانچہ ۲۴-۲۵ اور اعمال ۱۳-۱۴ میں بھی اسکا متعلق ذکر موجود ہے پس ان آیتوں کے رو سے مذکور تھا کہ جب تک اس قدرت ظاہر ہوئے جب تک جدی - سو برس تک یروشلیم میں زندہ موجود رہے حالانکہ اس قدر تک سب سے حواری فوت ہوئے۔ اس کے بعد عقیدہ آدمی کے لئے صرف اتنی بات رہی ہے کہ اس کے واسطے کا مریح نے مذکور بات کیا ہے محمد صاحب کیونکہ یروشلیم میں کیا تقسیم کے اعتبار سے ہرگز نہیں ہیں اس کا مذکور صرف روح القدس کا کام ہے اور وہ ہر جگہ مذکور ہے پس یہ پیشینگوئی بھی پوری ہوئی۔ یہ پیشینگوئی اپنے لوگوں کو طاقت بخشنے کے حق میں ہے وہ ۲۰-۱۵ میں ہے کہ میں تمہیں ایسی

زمان اور حکمت و اولیاء کوئی مخالفت نہ ملے گی بلکہ یہ ایک ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ سورہ کاہن دیکھنے سے ظاہر ہے کہ وہ ایک ہی اصل
 ہیں اور بے پائے لوگ تھے لیکن مسیح نے ان کو ایسی زبان اور حکمت عنایت کی کہ
 جو جہات کے عالم ان کی تعلیم سے دلگہ ہیں اور سب اولین و آخرین کے بعد
 اور انہی رموز جو ابتدائے عالم سے چلنے والے تھے ان کے دس اور زبان پر جاری
 ہیں اور آج تک یہی لوگ ان کی طرف سے وہ زبان اور حکمت عنایت ہوئی
 ہے کہ کوئی مخالفت ان کا ساتھ نہ کرے اور نہ ہی میں نہیں کر سکتا پس یہ پیشینگوئی بھی
 ہم بھی طرہ پر ہی ہوئی دیکھتے ہیں۔ آج پیشینگوئی اس کی باتیں نہ تھیں کہ جن میں
 سے سی ۲۰۰۰ میں سے ۲۵۰۰ سال اور زمین میں چاہے پچھلے سیر کی باتیں نہ
 ضروری نہ کہ آسمان و زمین کو بھی میں قدر پانہ ری تعبیر میں ہے جس قدر
 میری باتوں کو حاصل ہے وہ ہرگز نہ پیشینگوئی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح کی باتیں ہرگز
 ملنے والی نہیں ہیں دیکھو عقد تھے کہ میں اس کی باتیں کیسے مل گئیں اور ملتی جاتی
 ہیں لیکن مسیح کی باتیں جو حقیقت میں ہیں۔ تنگ نہ ملی اور آئندہ کو ہرگز ملتی
 نظر نہیں آتیں۔ ابتدائے یہودیوں نے مسیح کی تعلیم کو نیست و نابود کرنا چاہا اور
 انہی تمام حالات اس میں صرف کی میں قدر وہ لوگ برآمدی چاہتے تھے اس سے
 زیادہ وہاں ترقی ہوئی حال ہی میں ان کے بعد یہودیوں اور گرجوں نے اور وہودی
 مسابقت اس کی پاک تعلیم کو چھوڑ کر اپنی گندی ریس مانی شروع کی کہ ان کی
 مژدہ تعلیم سے مسیح کی زندہ تعلیم مراد۔ اب دیکھو ان کی مسابقتی تعلیم کو دبا کر خدا کا
 زندہ کلام ایسا ابھرا کہ ہمیشہ سے اس وقت تک یہی تعلیم ہے بعد حق پرستوں
 کے ساتھ آئندہ کی طرح موجود ہے۔ اس کے بعد محمدوں نے خدا کے لشکروں سے
 عقل پرستوں سے مسیح کو کم پر ہی بڑی طاقت خرقہ کی اور یہاں یہ تعلیم جہات
 سے اٹھ جائے اور ان کی تعلیم جاری ہو کر وہ خود بخود برباد ہونے لگیں کہ ان کی
 کو کچھ لکھا ہے لیکن مسیح کی باتیں اس تک قائم ہیں اس کے سوا محمد صاحب

نے ایسی تعلیم کے ربا کر کے میں آمد ہی طرح سے کوشش کی لوگوں کے کما کر وہ
 کلام تو رحتی ہے لیکن اب وہ منہ خ ہوا اس پر عمل نہ کرو تو یہ میرا فرمان ہے اس
 کو ان لوگوں کی خاموشی نے اپنے پیشہ کی تائید میں بڑے مگر مگر ہر کتاب میں تعلیم
 نہیں پر کلام انہی کو وہ لوگ ہرگز وہ نہ کر سکتے ان کی تمام طلباں ظاہر ہو گئیں
 چنانچہ کوئی سچائی سے تحقیق کرتا ہے اپنے خیالوں سے تو یہ کہہ کے انہی پر ایمان
 لے آتا ہے پس یہ سچ کا حق کہ میری باتیں ہرگز نہ پیشینگوئی کیسی درست ہے پورا چلا
 اور ہوتا جاتا ہے۔ آج پیشینگوئی انہیں کی مدد کے حق میں ہے۔ سی ۲۰۰۰ میں
 ہے کہ وہ بادشاہت کی، اس نوٹھری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب
 قوموں کے لئے گواہی ہو وہ اس وقت قائم ہوگا مگر کوئی اس وقت پر غور کرے
 اس وقت یہ پیشینگوئی مسیح نے سنائی تھی اللہ تعالیٰ کے دن کو دیکھتے تو اسے محسوس ہو
 جائیگا کہ اس وقت آسمان کی بادشاہت رانی کے دن کی مانند کیسے طاقت نظر آتی تھی
 وہ دیکھتے ہیں کہ قدرت کی صورت میں جہات میں ظاہر ہوتی ہے اور کہاں سے
 کہاں تک اس کی منادی ہوگی اس پیشگوئی کی اس ساتھ دیکھ کر یقین کامل ہو
 جاتا ہے کہ ضرورتاً یہ ملک مدنی دنیا میں انہیں کی سادہ ہوا دے گی۔
 "پیشینگوئی غیر قوموں کے بیان کے حق میں ہے سی ۲۰۰۰ میں ہے کہ کہ میں تم
 سے کہتا ہوں کہ پھر یہ پورب اور تعلیم سے اگر ابراہیم اور اسماعیل اور یعقوب
 کے ساتھ آسمان کی بادشاہت کی صفات میں شریک ہو کر بادشاہت کے فوہ
 ہرگز میرے میں نے لے جائیے وہاں رونادہ و آخرت کا پستہ ہونا یہ بھی پورا ہو
 گیا کہ ہرگز اس دنیا میں پورب پچھم جنوب شمال کے رہنے والے زبان کر کسی جماعت
 میں داخل ہوئے اور ہمارا آدمی مصافی ہوئے جاتے ہیں اور ان ایمان لائے
 ہوں میں سے خدا مراد اچھے اچھے مصافی ہوئے میں کہ ہم ان سے جیتے وک کسی
 قوم کے بزرگوں میں نہیں دیکھتے اور مسیح کی یہ باتیں عبوری اور فخریوں میں سے
 بعض کا یہ حال دیکھ کر خدا کی سستائیں کرتے ہیں۔ آج پیشینگوئی مصافی و مصیبت

کے حق میں ہے مئی ۲۷-۹ میں ہے کہ "وے ہمیں دیکھ میں حوالہ کیلئے۔ ورنہ ڈانگے اور میرے نام کے سبب سب قومیں تم سے کیلئے رکھیں گی۔" یہ بھی پورا ہوا کیونکہ دنیا داروں نے ہمیشہ سے دن راتوں کے ساتھ عداوت کی اور اب خاص اس قوم سے ہر شخص عداوت رکھتا ہے۔ سوائسٹیکو کی معیہ نے بیوں کے حق میں ہے مئی ۲۷-۱۱ میں ہے کہ "بہت سے جھوٹے بنی آئندہ کھڑے ہونگے، اور بہتروں کو گمراہ کر دینگے اور بیداری کے بدلے جانے کے سبب بہتروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی مگر جو آخر تک برداشت کریں گے نجات پائیں گے" یہ بھی پورا ہوا اور جتنا جتنا ہے بہت سے جھوٹے معلم ظاہر ہو گئے اور مرنے جاتے ہیں اور آئندہ کو بھی شاید ہو جائیں۔

۱۲-۱۱-۲۷ میں ہے مئی ۲۷-۲۷ میں ہے کہ "میں تم سے کچھ کہتا ہوں کہ پہلا کسی مختصر پر مبنی رہے گا۔ یہ سبکا جو گرا یا نہ جائے گا" یہ بھی پورا ہوا اور یروشلیم کی بڑا وی مسیح کے فرمان کے موافق ہوئی اس کے سوا خداوند یسوع مسیح کی ورنہ بہت سی پیشینگوئیاں میں خصوصاً مکاشفہ کی کتاب میں جس میں ہمارے خداوند تمام احوال اپنے عہد سے قیامت تک کا کھوا دیا ہے جس میں سے بہت کچھ ترتیب و پورا ہو گیا اور روز بروز پورا ہوتا جاتا ہے جس کے کھٹکے کی جانچیں اس مختصر رسالہ میں نہیں ہے ان سب کو چھوڑ کر صرف اس غرض پر اکتفا کرتے ہیں کہ ایسا صدق القول دنیا میں مسیح کے سوا کوئی ظاہر نہ ضرور دیکھنا محکم تھا جو سب ایسا۔ وں کی نجات کے واسطے آیا اس پر انجیل کے موافق بیان دیا اور تعصب کو چھوڑ کر ان باتوں پر فکر کرو جانور کی طرح ملے فکر دنیا میں رہنا اچھا نہیں آخر تک دس عداوت کا مقرر ہے خدا سے ڈرو اور اس کے اکلوتے پیارے بیٹے کو قبول کرو اور اس کے شکر گزار بنو جس نے اپنا بیٹا ہمیں بخش دیا تاکہ ہمیشہ کی زندگی اس کے وسیلہ سے حاصل کرو آئندہ متحد ہو و ما علی لہ رسول الہی السلام

رسالہ ہفتم مسیح کی تقریر کا غلبہ

گذشتہ تین رسالوں میں دین عیسوی کی حقیقت پر ایسی تین کامل دلیلیں دی گئیں کہ ایک ایماندار شخص کے لئے کافی سے زیادہ ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کی کامل دلائل کوئی اہل مذہب سوائے عیسائیوں کے اپنے مذہب پر پیش نہیں کر سکتا تاہم ہم بہت سی اور دلیلوں میں سے ایک اور دلیل بیان کر کے اس بحث کو چار دلیلوں پر ختم کر چاہتے ہیں تاکہ دیگر مضامین کو بہت جلد ناظرین کی خدمت میں پیش کر سکیں چونکہ دلیل عیسائی مذہب کی حقیقت پر یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی خبر میں ایسا اور ایسی طاقت اور کشش تھی جس کی مثل دنیا کے آدمیوں اور بادلوں کی تقریر میں نہیں مل سکتی ہے یہی اس کی تعلیم پر تعلیم پر غالب آتی ہے۔ اس کی تفصیل اور کیفیت اس وقت معلوم ہوتی ہے جب کوئی شخص کلام الہی کو اس سے آخر تک اس کے واقفوں سے اور اس کی معتبر تفسیروں سے دریافت کر کے خود سے پڑھے دن مختصر رہوں میں اس کی کیفیت کا کا حقہ بیان کرنا دشوار ہے مگر مئی رسول کی اسمبل کی تفسیر میں جو کچھ جا رہی ہے اس کے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں ہاں پر صرف اس قدر بیان کر دینا کافی ہے کہ مسیح کی تعلیم میں کئی قسم کی خوبیاں ہیں جس کو ہر شخص بشرطیکہ سیم بعض اور بے تعصب ہو قبول کر سکتا ہے۔ پہلی بات وہ اپنی تعلیم میں اپنے ان مخالفوں پر جو اس وقت اس کا مقابلہ کرتے تھے جڑی قوی دیسوں سے غالب آیا۔ اس کی توحیدوں ہے کہ دنیا میں جتنے رہبر خود مسمو تھے یا اپنے ظاہر ہونے میں ان کے عہد میں ان کے مخالف اور ان کے

مرد کو دے دے ان سے متاثر ہو کر کھٹ کر کے کرانے ہیں اور اس سے حقیقت کی
 وینیں بھی ٹھیک ہیں اور ان پر اور بھی کر کے ان کو روک دیا جاتا ہے اور یہ
 مات دہاں حق کے لئے نصرت میں ثابت ہوتی ہے جس سے بھی حق اچھا تجربہ
 نکالتی ہے مگر وہ صاحب ظاہر ہونے اور عینی موت کا یا ان کے مقابلہ
 پر عرب کے بعد پرست اور بعض حال یہ ہوتی ہے۔ یعنی عیسائی اپنے اور محمد صاحب
 سے کھٹ کی سر کا ذکر کریں کہیں قرآن میں بھی ملتا ہے جس کے پچھنے سے معلوم
 ہوتا ہے کہ محمد صاحب عرب کے بت پرستوں پر کھٹ میں کسی بھی غائب بھی گئے
 تھے یہ بیان صحیح نہ ہونے کے سبب سے ظاہر کا نکل ان پر بھی اور مرد پر کا ملا کر بت
 پرستی میں اصل ملنے ہے کہ ہر شخص جو اس کو روک کر ثابت آسانی اس کو اس کے
 ساتھ ہے مگر وہ ان عیسائیوں پر اور جہالت اور افتادہ کے آپ بھی قاسم ہوا
 کے ساتھ کہ پچھ کر میں سے۔ فَوَلَّوْا يَحْضَا لَدَيْكَ لَوْ كَانَ عَلَيْنَا لَدُنْكَ
 اٰيَاتٌ فَجَعَلْنٰهُم مَّا تَاٰمَنُا بِاٰيَاتِكَ اِنْ كُنْتُمْ مِنْ الصّٰدِقِيْنَ۔ قرآن مجید
 اس شخص میں پر قرآن کریم ہے تو یہ کہ وہ نہ کہوں نہیں آتا ہے اس
 دشمن کو کر رہا ہے۔ اس شخص کا جواب یہ کیا۔ مَّا تَاٰمَنُا بِاٰيَاتِكَ اَلَا
 بِالْحَقِّ وَمَا كَاذِبٌ مُّظْلَمُوْنَ اَتَاخُوْنَ لَزْمًا لِّلَّذِيْ كَرِهْنَا لَنْ نَّخْلُفَ عَنْهُ اَفْطُوْنَ۔ ہم
 نہیں سمجھتے کہ اس نے اس کو کلام غیر کر ماس وقت درست نہ ہے کی ہم نے آپ قرآن
 پر راسخ اور ہم اس کے ٹکڑوں میں۔ ماسر ہے کہ اس شخص کا جواب یہ ہے
 کہ ایک شخص پر بھی جواب دے سکتا ہے اس سے بعد اس کا شہ بد میں ہو سکتا
 سنی ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴

او کہنے ہیں کہ اب کو رس مٹھوے کی ضرورت تھی کیونکہ وہ سب لوگ ضعیف تھے مگر اس
 سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں نے اس صفت آزمائی اور مصاحت سے مٹھو
 صاحب کو ثابت کیا یہ نبی اہل بیت سے کہ کچھ بھی نہ جان اور قرآن کے کسی ثابت
 نہیں جو کہ ان کو ثابت کرے اس صفت سے تعجب کر کے اس کو یہ مانا جو بخلاف اس
 کے اور اس کی مصاحت تھی کی کسی نے ان کو ثابت کرنے لگے۔ سو یہ کہ ان کو
 ان سے کہنے لگے کہ اگر کوئی ہے تو لگے سوں کی مانند کوئی شافی دکھا اس سے ظاہر
 ہے کہ کوئی متناقض ان کے پاس نہ تھی۔ نہ انکرت کا جواب اسامیت ہے کہ ان
 بخل باتوں میں سے ایک بات کو بھی روک کر کہنا۔ کوئی معقول وہ نہیں کرتا ہے۔
 سورہ بقرہ کے ۲۵۷ ذکر میں ہے قِيْلَ لَكَ عَيْنٌ اَوْ كَافُورٌ شہادہ کاملہ
 سے جو بھیت میں لوگ اسے نہ جانتے ہیں اس کے سوال یہ تھا کہ کیا سب سے کہ چاند
 چھوٹا جھنکنا ہے اور بڑھتے بڑھتے بڑھتا ہے پھر گھٹ جاتا ہے سورج کی مانند ایک
 حالت پر کیوں نہیں رہتا ہے یہ ایک علمی اور معقول سوال تھا اب جواب ملاحظہ
 ہو قبل ہی صوابیت الناس و صحیح کلمہ سے یہ وہ علم ہے جس لوگوں کے لئے
 اور صحیح کے۔ اس کو کتب میں سوائے ان کتابوں جو اب ازربیان یہ جواب بھیج دیا
 ہے کہ کسی منہ کے جواب میں کہا جائے کہ سہ نہیں ہی جس خطا ہوتی ہے انوں کے واسطے
 سورہ ذاریات میں ہے قِيْلَ لَكَ يَوْمَ الدِّينِ نَرْوِيكَ بَرِّقَافًا مِّنْ اَصْحَادِكَ
 دن کہ آؤ گے جواب۔ اے۔ یہ جو مٹھو تھی انکس یقینوں میں اس آگ میں آگ
 جاؤ گے یہ سوال مسیح سے بھی کیا گیا تھا کہ ثابت کب تک مسیح سے یہ سبب جو
 صاحب سے لوگ ثابت ہو گئے کہ کیا کہ اس دن کو نہ کوئی میں جانتا تھا فرماتے
 بھی ہیں کہ اگر میں اس سے اس کی حالت یہ نہ کہ جواب نہ دیتا تھا تو میں ہی علامت
 یہ جوں کہ سبب کسی کی مدد میں اس کی تمام سوچا ہے اس وقت فیضت چلی
 ایک سبب جواب سے جو حیات کا یقین اور اس کے قرب و بعد کا حال صحت تھی
 کے ساتھ دون پر پیش کرنا ہے اس سے اس سوال کے جواب میں مسیح صاحب

اور محمد جب مطلوب کسی طرح قرآن میں سب سے سوال و جواب مکرر میں نہیں
 صورتوں کی بات نہیں تیسوں کی بات کہیں نہیں کی بات کہیں غیرت کی بات
 کہیں شراب اور قمار کی بات اور کہیں وراثت کی بات مگر ان کے جواب
 یا تو ایسے ہیں کہ ان کی عقل کا آدمی بھی دے سکتا ہے یا نہیں ہیں کوئی جواب ان کا وقت
 جیسا عام نہیں کرتا اور ان کے جواب سے چاہے مٹھو صاحب پر چلے جو انوں میں نہ ہو
 حد تک غرض سے۔ مابقی کسی علمی سرگرت ہے۔ حد تک جیسا صاحب عام کرنا لازم
 اس کا دعویٰ صرف نوبت وراثت کا تھا بلکہ ہم نے اس میں خدا کا یہ ہوں نہیں اور
 نہ وہ ہوں ہیں اور آخرین کا یہی بات اسدہ ہوں وراثت اور نہ کسی
 اس ہی ہوں میں جہاں کا قورچول میرے میرے دیر کوئی نہ سے اس میں کرکٹ میں
 نہ لگی کی مدنی ہوں جو انسان سے تفریق ہے اور کمال اس کے۔ صرف نوبت پرست
 اور عقل آدمی تھے بلکہ بڑے بڑے ہودی فاضل عالم اور فاضل اور محدث حکم است
 درست خارج تھے اور یہاں اس کا تھا کہ یہ علم تھی حقیقت سے نہ تھی سے کسی
 وہم میں تھے یہ سب بیانات میرے حق میں ہیں اور دے ان سے بحث کر۔
 کہ انکے سیکس دان پر ایسا غالب تھا کہ حقیقت میں سب مطلوب ہو گئے اگر وہ منصف تھے
 نہ رت سے نہ انکا تو بھی اس کے سہارے سے ظاہر ہے کہ حقیقت میں اس کے رائے
 والے متعجب اور پائی تھے جس قدر عقلی ملاحظہ اس صاحب میں ہوئے ہیں اس
 میں انہوں میں بحث متاخرین کو رقم معلوم ہوئے ہیں کہیں یہی علم جو سرور
 انکی سے مٹھو صاحب سے دیشہ چلے خانوں پر عام رہت مسیح کا یہ دوسرا
 کہ میں خدا کا یہ ہوں علم ہے یہود صحت در میں تھے وہ تک دنیاوی لوگ جو
 قدرت سے واقف و کلام ہی سے بلکہ نہیں اس دوسرے سے کہ مسیح صلا کا
 صحت خدا ہوتے ہیں پر اس سے پہلے دعوے کو کوکرت کی نسبت ہے جس
 ثابت کر دیا تو قدرت حقاری کے بارے سے۔ دوم نہایت اتنی اور اتنی
 دوسرے مکرر۔ ان کے انکے۔ یہ جہودوں کو کہ گئے تھے اس۔ اس پاک

کی رو سے جو گئے پطرسوں نے اب مہ سے نکھو کر انہیں دینے تھے اپنی کویت کو ظاہر کر دیا بسا کہ وہ مہا جواب ہو گئے اور ہیکہ وجہ ہیں چنانچہ مہ ۲۲ سے ۳۱ کے درمیان جب قریبی جمع ہونے قریبوع نے ان سے یہ پوچھا کہ تم مسیح کے حق میں کیا بچتے ہو وہ اس کا بیٹا ہے، انہوں نے اس سے کہا داؤد کا اس نے ان سے کہا پس داؤد و زوج کی ہدایت سے کیونکر اسے خداوند کہتے ہیں کہ خداوند نے میرے اولاد سے کہا میری ذہنی طرف نہ جھک جس تک میں میرے دوستوں کو میرے پاؤں کے نیچے نہ گردوں اس کے پس جواب کی بات کوئی ایک بات کہہ سکا اور اس دن سے کسی نے اس سے پھر سنا کہ اس کی جڑ اُن کی دیکھو خداوند یسوع نے اپنی اُوبت کے لشکروں کا لشکر کسی کامل دلیل سے بند کر دیا نہ ٹھہرے یہود و کفر کے اور ہیکہ کہہ کر بکتے ہیں اور جو مطلب اس سے اس داؤد کی پہلی آیت کا بیان کیا اس کے بعد کوئی نہ مطلب اس آیت کا جو ہی نہیں سکتا ہے۔ مہ صاحب نے قرآن میں ایک جگہ ذکر کیا ہے کہ میری نسبت حلاوت جینی سے خردی ہے کہ میرے بعد ایک ہی آیت کا نام احمد ہا گرا اس دعویٰ کو نہ لو انہوں نے خدا ہی کا نام لیا ہے آج تک ثابت کیا اور نہ یہ مضمون میں خریف میں کیوں ذکر ہے پس اب ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے بیان میں چھے اور صاحب میں۔ سی طرح ایک دوسرے سے یہود و ہری شریعت سے باطنی اور روحانی شریعت کا مستحکم کرنے کو اور مسیح کا امتحان لینا کہ آئینہ روحانہ ۲۲ سے ۳۱ اور ایک حوریت کو جو ان میں میں فعل کے وقت پکڑی گئی تھی لے کر اس کے پاس آئے اور کہہ کر موسیٰ نے انہوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے تو اس کی نسبت کیا حکم دیتا ہے اس نے جو اب وہ جو تم میں بے گناہ ہے وہ ہی پہلے اس کے پیچھے رہے وہ لوگ ان میں غالب ہو کر چھوٹے رہے سب کے سب چھٹے نے تب حضرت مسیح سے اس حوریت سے کہا جا پھر گناہات کر مسیح کا یہ مطلب تھا کہ شریعت مشک درست اور خدا کی طرف سے ہے لیکن تم اس کا مطلب جیسے سمجھے ہو جس شریعت کے رو سے رعب گنہگار ہوئی ہے اسی شریعت کے نڈ سے ہم بھی گنہگار ہوئے کوئی

تم میں بیگناہ نہیں ہے بیشک انہی کفار و زہو شریعت میں سما جس کی شریعت ان آئینہ ہے جو تمہارے نڈ کی سیاسی نہیں دکھاتا ہے پر سیاسی کو دور نہیں کر سکتا تم آئینہ میں اپنے نڈ کی سیاسی دیکھ کر پانی سے نڈ دھو لینے کفار کے خون بغیر پاک نہیں ہو سکتے تم سب کے سب گنہگار ہو یک گنہگار دوسرے گنہگار کیوں ہمارے بلکہ سب کے سب مار کھانے کے لائق ہیں۔ دیکھو انسانی سوال کا دفعہ اور انہی جواب کی طاقت اور اسی طرح مسیح کی ساری تعلیم میں انہی غلبہ ظاہر ہے۔ جبکہ ایسے ایسے حقیقی اور صحیح مضمون جو عقل انسانی سے باہر ہیں اس کی تعلیم میں نے میں تو پھر محمدی شریعت کے مطابق جو ظاہری اور مسمانی میں عقل پر کیونکر غالب ہو سکتے ہیں اور ایسی ذہن اور ذاتیں جو مسیح کی تعلیم میں ہم پائے ہیں ساری قرآن میں کیوں نہیں پائے ہیں۔ ایک دفعہ مٹاٹے یہود نے صلاح کی کہ مسیح طرح مسیح کو گنہگار میں پھاس لیں۔ سنی ۲۲-۱۵ سے ۲۱ چنانچہ وہ بے ہر دیوں کو دیکر اس کے پاس آئے اور مکاری سے کہا کہ اسے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تو چٹا سے اور جانی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتا ہے میں غبار شہشاہ قیصر کو جو دینا جاڑ سے یا سمیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ یا تو یہ کہہ گا کہ جڑ ہے اسی یہ کہہ گا کہ جائز نہیں ہے۔ اگر عاثر کہہ گا تو ہم اہل شریعت میں اس کو بنام کرینگے کہ وہ کافر و حزیہ آیا عاثر تھا ہے اور اگر نہا تو کہا تو عدالت میں اس کا مواخذہ کرادینگے کہ وہ بادشاہ مردم کو محمول دینے سے منع کرتا ہے لیکن اس سے جودل اور گردوں کا چا پٹنے والا ہے اور ختم دہی اور ایادی نظام کا مالک ہے جس پر کوئی انسان ذرخٹے صاحب آسکتے ہیں یوں جواب دیکر اسے ریاکار و مجھے کیوں آئے تھے جو یہ کہہ کر مجھے دکھاؤ وہ ایک دینار اس کے پاس لائے اس نے انہیں کہا یہ صدقات اور ہرگز کسی کی سے وہ جو ہے قیصر کی ف اس نے کہا جو قیصر کا ہے قیصر کو ہر جود کا ہے خدا کو دو انہوں نے یہ سکر قیصر کہا وہ سے چھوڑ کر چھٹے گئے۔ ایک دفعہ اس کے پاس صدیقی لوگ نے جو قیامت کے لشکر تھے انہوں نے اس کے سامنے وہ رسول پیش

رسالہ ہشتم موت کے بیان میں

رسالہ ہشتم میں خداوند تعالیٰ مسیح کے حصال اور اس کی حقیقت پر کچھ اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ ہم اس کی عہد تعلیم میں سے بعض خاص مضمون بیت کرتا ہے جسے میں تاکہ ناظرین بجز اعلانات دیکھیں اور طور کو کہ یہ مضامین جن کو خداوند یسوع مسیح نے اپنی تعلیم میں بیان فرمایا ہے اس بات پر مصافحہ و مباحثہ کرتے ہیں کہ ان کا معنی و نذر و حسد اس کے مرتب سے اور یہ مضامین ایک ایسی خصوصیت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ عالم حق کی رُوح ان کی صداقت پر بے مثال گواہی دیتی ہے۔ لیکن وہ شخص جس نے جن محمدی ایمان ہو و غیرہ کو غور سے دیکھا ہو اور ان کے دلائل و کتاب میں بخوبی غور کی ہو وہ درحقیقت میں فکر کر کے تجربہ کا سر ہو گیا ہو ان مضامین کو کورہ ایمان کی جلدی اور پاکیزگی کا حال چند دریافت کر کے قطع سے کٹتا ہے۔ اور ان کے لئے بطور نمونہ چند مضمون کلام الہی کے جن محمدی سے مقابلہ کر کے دکھانا چاہتا ہوں۔

پہلا نمونہ موت کے بیان میں

ہر ایک آدمی کا مقنا ہے کہ شریک اور سب آئے دنی ہے اور اس کے بعد کا احوال عقل سے کوئی دریافت نہیں کر سکتا کہ کیا ہو گا اور اس سے خوشک نہیں ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا عذاب و ثواب یا کچھ نہیں مگر عقل پرستی میں یوں مشغول ہوا

موت کو شش اور ایسی عہد تعلیم کے پھر بھی خطا اور غلطی میں گر کر سزا کا مستحق اور ہونا ہے اس کا تذکرہ بھی اس کی تعلیم میں ایسا پایا جاتا ہے کہ کسی معلم کی تعلیم میں نظر نہیں آتا وہ یہ ہے کہ وہ ہوا کا کلام و رنگا ہوں کا۔ یہ بھی ہے عرض کریم اس کی تعلیم کو اور اس کا واسطہ ہو کر کسی طرح قلوب جانے کا خوف نہیں رکھتے۔ یا جو کس بات یہ ہے کہ اس کی تعلیم میں تمام انبیاء سابقین کا نتیجہ منظر ہے جس سے اس کی صداقت اور حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور موت ہی خصوصیت میں جو عام فہم نہیں بلکہ غور و تدبیر میں جن کی کچھ بشران رساں میں نہیں ہے اس لئے ان سب کو انجیل کے پچھلے پر رونق رکھ کر سمجھ دے کہ اسے بھی یوں دین کی ضرورت خدا کی طرف سے ہے ہم آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ غافل نہ ہیں ورنہ ساری باتوں کی تحقیق کریں ورنہ خدا کی محبت تم سب صاحبان پر لازم ہو چکی ہے یہ نہ ہو کہ مفت تمہاری جانیں پر باد ہوا نہیں۔ پانچ باتیں ہیں جو انسان کو خدا سے نہیں ملنے دیتیں۔ دنیا کی محبت۔ ہونوئی۔ کینسی۔ غرقہ اور تعصب اور ہمہ گندہ باتوں کو چھوڑ کر سچائی کو تلاش کریں جس وقت تک نہ ہوں اور باطنی یوں کو ترک کر کے خدا کے دین پر غور کریں خدا کرے اس رسالہ کے پڑھنے والے ہر سب آدمی نئی سجات کا فکر کر کے غمہوں کا مقابلہ کریں اور ان قرون پر جو اس رسالہ میں غور کر کے مقصد اس کو حاصل کریں مسیح کے دسید سے ۔

کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد ص ب نے لوگوں کو جسمانی موت کے باطن خوف سے ڈرایا ہے، اگر وہ موت کی کیفیت سے واقف ہوتے تو اسے مصلوں جو صریح باطن میں جس کو ہرگز کوئی ذرا آدمی توں نہیں کر سکتا بیان نہ کرتے۔ اور یہ بھی جاہر ہے کہ جس شخص نے ایسے ایسے عند مصلوں اپنی امت کو سکھائے ضرور اس نے اور مصلوں بھی جو باطن کے مصلوں سکھائے جس طرح نہ ہو سکے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ کلام الہی موت کا حال کیا کچھ بیان کرتا ہے۔

جسمانی موت کا بیان

پیدائش ۱۹-۲۰ میں ہے تو خاک ہے اور پھر خاک میں جا چکا مگر سید بشیر ۷۲ سے جاہر ہے کہ موت اس غنا کا نتیجہ ہے جو آدم سے سرور ہو، یہ موت ہر آدمی پر اسی آدم کی مصلی کے باعث وارد ہوگئی ہے، وعظ ۸-۱۰ میں ہے کسی آدمی کو روح پر اقتدار نہیں کہ اسے پکڑ سکے اور مرنے کے دن اس کا کچھ میں نہیں ہے، موت خدا کے حکم اور جبروت قدرت میں ہے، سننا ۲۲-۲۴ میں ہے کہ غیب ہی، تاہم میں ہی مہلتا ہو، جب یہ موت آتی ہے تو تمام وہی مصلوے باطن پر جانے میں وعظ ۱۰-۱۱ میں ہے کہ جو کلام تیرا بچھ کرے یا دے اسی اپنے مفرد پھر کرے، کیونکہ اس کو جس جہاں تو جانا ہے نہ کامر مصلوے نہ مصلی نہ حکمت سے، رب ۲۱-۲۲ میں ہے کہ یہی اس کے بیٹ سے میں نہکا نکل آیا اور پھر نگاہوں جو دنگا حد درجے دیہ در حد درجے کا خداوند کا نام مبارک ہو، یہ موت سب کو بر کر دی ہے، ایوب ۳-۹ میں ہے کہ جھوٹے بڑے وہاں ایک ساتھ ہیں در غلام بے آقا سے تو دے، ایک دن اب تو جگا کہ اس موت سب کے سب مصلی چاہیے، دیکھ بھی اس موت سے مر جیے مگر بعض کے لئے ایک اور موت تیار ہے، مگر یہ اعمال ۱۲-۱۵ میں ہے کہ اگر خدا ہے، سہی یا امت کی کسید رکھتا ہوں جس کو وہ خود بھی نظر میں کرنا مستحسن اور تا راستوں دونوں کی قیامت ہوگی اور اس موت سے ہر حد مصلی پادینے دیکھ بھی

نہ مریں گے، وقفا ۲۰-۲۴ میں ہے کیونکہ وہ پھر مرنے کے بھی ہیں اس لئے کہ فرشتوں کے برابر ہونگے اور قیامت کے روز نہ ہو کر خدا کے بھی فرزند ہونگے، اس جسمانی موت کو بھی خداوند یسوع مسیح نے مصلوب کر کے دکھلایا کیونکہ وہ مردوں میں سے ہی اٹھا اور موت کے قبضہ میں نہ رہا اور آخر ظاہر نہیں بھی وہی اس کے پیچھے سے مصلی دیکھا، یوحنا ۱۲-۱۳ میں ہے کہ پکاس کے قاف سے مذہب میں لوگائیں، ہمیں موت سے خیر اؤنگا، اے موت تیری مری کہاں سے اے پامال تیری جاکت کہاں، ابن پاکہ بیاتوں سے یہ بات خدا ہرے کہ جسمانی موت جس کا نام ضروری ہے کچھ خوف اور تشویش کی موت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک طرح کا انتقال مکان ہے اگرچہ اس کے باعث ہم بدن کو چھوڑ کر ایک پردے میں چو جانے میں تو بھی حواہ ہم بھلے ہوں یا بڑے اس کے نیچے سے ضرور مصلی پا کر اٹھ کھڑے ہونگے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس بیاتوں میں نہ مصلی ترعیب ہے نہ جلاوت نہ مصلوے وافی امر ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اس موت کو باور کر کے اپنے فرشتوں اور واجبات کو ادا کر کے کوچ کے منتظر ہیں۔ خداوند یسوع مسیح جو موت پر غالب آیا ہے اس کے مصلوے سے جھل آدمی اس موت سے بھی مصلی پادینے یعنی اس کو بھی نہ دیکھ سکے، یہی وہ لوگ کہ جس کے زمانے میں وہ آسمان سے آجائوگا صرف ان کے جسم تبدیل ہو جائیں گے کیونکہ قافی اور گنہگار جسم کا برباد ہونا ضرور ہے اس لئے یہ تبدیلی بھی ایک طرح کا ارتقا ہے اور اسی انتقال کا نام جسمانی موت ہے۔ یہ جو ہے اس لوگوں کے لئے جو کہنے میں کہ انیاس اور خنوخ کیوں نہ مرنے اور کیوں دور نہ آسمان پر بٹھائے گئے پس جانا چاہیے کہ وہ لوگ اگرچہ موت شفا دہ سے بچ گئے پر تبدیل جسم ان کے لئے بھی ضرور ہے کیونکہ پاک اور مصلی جسم خدا کے سب سے کھڑا ہونے کے لائق نہیں ہے، یوحنا ۱۷-۱۸ میں کہہ ہے کہ قرب میں بول اٹھا کہ مائے مجھ پر سر نور ہو، ہر کہ میں نایک ہو، خدا والا آدمی چوب اور جس سب لوگوں کے درمیان لستا ہوں کیونکہ میری ٹنگوں ٹنگوں رب، اور تواج کو دیکھا، اس دم ایک ن سرائیم میں سے ایک مسلمان کو ملو جو اس نے درست جلا سے بیخ پر سے اٹھا یا چنے ہاتھ میں لے کے میرے پاس آؤ، اور اس نے میرے منہ کو چھو ا اور کہا کہ دیکھ اس نے میرے لبوں کو چھو، سو تیرا لکھ دفع ہوا،

کہ فریح کی انگ سے جو سچ کی قرانی کا نشان ہے بیسیا کو پاک کر کے سامنے کھڑے رہنے کے لائق بنایا۔ ایسے ایسے بیڑوں سے ظاہر ہے کہ جب تک انسان کے گناہ دفع نہیں ہوں اور جب تک وہ اپنے گناہوں کو دھو دھو ڈالے اور وہ اپنی میں رسائی نہیں ہو سکتی۔ اب اگرچہ بیسیا کو مخرج سے جتنی موت کو مذبح کو کیا پڑا موت کی عرض اور مرد و پوری جو جتنی جیسے کہ اب سچ کی آفتابی میں ان بیسیا غیوں سے جو اس وقت زندہ ہونگے موت کی لڑا پوری کی جاتی یعنی موت کے سبب کو دور کرنا یا گناہ کی زہر کو دھو ڈالنا اور جب کسی کے جسم سے اس کے گناہ دفع ہوئے تو اب وہ جس نے جسم میں ہے پس اس نے بڑے آرام کے ساتھ حقان مکان کہ یہ جہاں موت کو دیکھ رہا ہے وہی جہاں سے ثابت ہے کہ ہر آدمی جہاں موت کو دیکھتا اس کا نام ضرور ہے اور جو ضروری امر ہے اس سے خدا اور خدا نادرانی ہے کیونکہ اس کا دفع کن ممکن نہیں۔ ہاں ایک اور موت ہے جس سے خوف کرنا بہت ضرور ہے اور جہاں آدمی اس کو نہیں جانتے ہم لوگ جو عیسائی ہو جاتے ہیں اور جہاں کی طرح طرح کی عرض میں سمجھتے ہیں وہی موت سے خدا کی عیسائی مسیح کے پاس پناہ لیتے ہیں کیونکہ اس کے یو کوئی نہیں جو جس اس بڑی موت سے بچا رہے۔ موت سے لوگ اس موت سے ناواقف ہیں جہاں موت پر کیا کرتے ہیں اور قروں و حنا زوں اور وراں مکانوں اور قدیم آثاروں کو دیکھ کر شوق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایک دن میں بھی اس جہاں کو بھڑکا ہے اس کو جس کن چہ کہ اس طرح کے افسوس جو دین صحیح و دیر میں عادات محمودہ میں کہتے تھے اس نہایت کمزور بات ہے کہ یہ کہ یہ جہاں جس پر خدا کی حسرت پڑی جو سلطان کا گھر سے جس کی سر جز فانی در یوز ہے جس میں سر طرح کے دکھ ہمارے لئے تیار ہیں اگر ہم اس کو سمجھیں تو آدمی کی اس سے نہ افسوس کی انتہا اس کے لئے افسوس کی بات ہے جن کے دور ہیں اس جہاں کی محبت ضرور ہمارے ہی ہے پس اس موت سے جو جہاں ہے ہرگز خوب ذکر چاہئے بلکہ اس موت سے جو جی اٹھنے کے بعد آئے دانی ہے اور جس کا تراب بھی ملک ہے یہ کہ یہ جہاں کا دافع کرنا ممکن تھا اگر جہاں کی عظمت سے ہم یہ چاہوے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس میں جہاں کا جہاں میں جی اتوم ہے پس یہ تھا تو

وہ خدا کے کلام میں اس موت کا حال اور تذکرہ دیتا کہ کسی کریں کہ وہ موت ہم پر پڑے
دوسری موت۔ اس کے بہت سے نام کلام اللہ میں مخرج ہیں اور مخرج بیان اس کا حوالے اپنی کلام میں اس لئے کیا ہے کہ اس روز لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم اس سے ناواقف تھے۔ پہلا نام خدا کی جہاں کی سیرا۔ (تسلیمی ۱۰۹) میں ہے کہ وہ خداوند کے چہرے اور اس کی قدرت کے جلوں سے دھند ہو کر آدمی ہلاکت کی سیرا دیکھے۔ دوسرا نام خیطاطی مصیبت تھی ۱۰۵ میں ہے کہ پھر وہ بائیں طرف دووں سے کہنگا اے مہو میرے سامنے ہے اس پریش کی انگ میں ہے وہ جو ہمیں اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ یہ نام آگ کی جھیل مکاتفت ۹۰۷ میں ہے کہ وہ درجیوں اور اس کے ساتھ جھوٹا نامی پکارا گیا جس نے اس کے ساتھ ایسے نشان دکھائے تھے جس سے اس نے حیوان کی چھاپ لئے والوں اور اس کے تحت کی رستش کرنے والوں کو گراہ کیا تھا وہ دو آگ کی کسی جھیل میں رہہ ڈالے گئے جو گندھک سے جھتی ہے۔ اور ۱۰۷ میں ہے کہ یہ دوسری موت ہے۔
 ۱۔ نام ہمیشہ کا کثیر مرقس ۹۰۷ میں ہے کہ جہاں اس کا کثیر نہیں تھا اور آگ میں جھتی۔ ۵۔ نام باہر کا اندھیرا۔ متی ۲۵۰۰ میں ہے کہ اس کے ذکر کو باہر کے اندھیرے میں ڈال دے۔ ۶۔ نام ہمیشہ کا اندھیرا۔ بطرس ۳۰۷ میں ہے کہ ان کے لئے ہمیشہ کی تاریکی کی سیاسی دھیری ہے کہ غضب مصیبت اور شکی بھی اسی کا نام ہے۔ رومی ۲۔ میں ہے کہ اور مصیبت اور شکی ہر ایک پرکاری حال پریشی کے والا غضب بھی اسی کا نام ہے۔ التسلیمی ۱۰۰ میں ہے کہ یہ یو عا جو ہیں نے وہ غضب سے بھڑکا ہے۔ ۲۔ سزا کی موت روت ۵۰۵ میں ہے کہ جنہوں نے دی کی ہے سزا کی دیہ کے لئے چھینکے۔ شرمندگی کی قیامت۔ دانیل ۲۰۰ میں ہے کہ لوگ اٹھیں گے اور ادبی کے لئے اور بھٹے رسولی اور موت ادبی کے لئے۔ جہم کا عذاب۔ مینی ۲۰۰ میں ہے کہ اسے سانپ کے کچھو کچھو کے عذاب سے کہو کہو جو گئے ایسے ایسے جہم۔

نام اس ثنوت کے میں جو اس کی عقلوں کو ظاہر کرتے ہیں اس امر میں محمدی بیان بجا
 مخلوقیت و درہشت ظاہر کرتا ہے مگر کلام الہی اس کا تحقیقی بیان کر کے نفس الہام پر
 رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کئی امر دریافت کے لائق ہیں۔ اول یہ کہ اس ثنوت کا یقین ہمیں
 کیونکر پڑا کہ ضرور سنے والی ہے واضح ہو کہ جب آدمی اس بات پر حبال کوئے کہ خدا
 ضرور عادل اور منصف ہے تو عقل پرستی ہے کہ جو لوگ اس کی رحمت سے دور
 جا پڑے۔ لہذا ان کے لئے ایسی سزا موعود ہے کہ دوسری بات ہے کہ کلام کہی
 جو پنی صداقت بہت باتوں میں ظاہر کر چکا ہے اس لئے یہ بیان بھی اس کا ضرور
 نتیجہ ہے مگر کلام اللہ میں خدا کا پیشگی بیان مذکور ہے جو اپنے موقع پر پوری ہو گیا
 اور پوری جاتی ہے جس سے کلام کی معتبری ثابت ہو گئی اس کے سوا جن کے دل پر
 وہ کلام ہم عنایت ہوا ہے وہ لوگ بھی اسی خالق کی قدرت سے صاحب الہیہ ثابت
 ہو گئے ہیں اس لئے ضرور یہ بیان اس کے راست اور درست ہیں اور یہ بات بھی یاد رکھنا
 چاہیے کہ اس دوسری ثنوت کا مقابلہ انسان کے کلام سے علاقہ رکھتا ہے اور انکلام آدمی
 کا سوا خدا کے قادر کے کوئی نہیں جان سکتا اس کی کیفیت دریافت کرنا عقل سے باہر ہے
 پس اس کی تحقیق عقل سے بلکہ اسی کے کلام سے کرنی ضرور ہے اس عقل یہ کہتی ہے کہ
 کچھ نہ کچھ اس کا کلام ہوا چاہیے وہ بھی کہتی ہے کہ ہر کلام ہوا چاہیے پس
 جہاں تک عقل کی رسائی ہو وہاں تک عقل سے و جہاں عقل راجا ہو وہاں پر کلام
 آدمی کی چاہت سے اس ثنوت کا یقین ہرے آدمی میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ دنیا میں ہم
 ایک ہر ایک آئے والی معیشت کا یقین مجبوروں و رعایات سے دریافت کرتے ہیں۔ اسی
 طرح اس ثنوت ثانی کا حال ہم نے بہت بڑے معتبر عقروں سے جن کے ہر برو کو بھی حیا
 اور معتبر جان میں ظاہر نہیں ہوا تھا ہے۔ دوسرے کے لئے کی علامت بھی ہم نے عقل کی آنکھ
 سے دیکھی ہیں اس لئے ہم افسوس رکھتے ہیں کہ مذکورہ بات پر لوگوں پر کوئی دلیل نہیں کہ اس
 کے لئے کیا سبب ہے کلام اللہ سے ظاہر ہے کہ یہ ثنوت گناہ کا نتیجہ ہے۔ رومی ۶۲
 میں ہے اگر گناہ کی مراد آدمی ثنوت ہے۔ جھوٹوب ۱۵ میں ہے کہ تھی ہش حاد ہو کے گناہ پیدا

کرتی ہے اور گناہ جب نہائی تک چھتا ہے ثنوت کو جتا ہے۔ ہم سب آدمی مراد ہیں گناہ
 میں پھنسے ہوئے ہیں آدمی حد کے باوجود گناہ میں اور گناہ انسانی ہم نہیں بھرے
 ہوتے ہیں اس لئے ہم بہت خوف کے ساتھ ہیں کہ یہ گناہ ہمیں بھرتا ہے۔ رستموت کا سبب ہم
 میں موجود ہے اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ہم اپنے اعمال پر تنکیر کر کے اس مودے سے
 بچنا چاہیں تو باہمی نظر میں۔ رادہ عقل کی بھائی دیتی ہے مگر اس میں ۱۲ سال
 مذکور ہے کہ ایک رو سے جو انسان کو سبب می دکھائی دیتی ہے۔ اس کے تنہا ہیں
 موت کی ریس میں۔ رومی ۶۲ میں ہے کہ کس نعم نے ان کا موت بچا ہے۔ اب ضرور
 ہو کہ ہر پادری کو اس کا بعد موت سے دیکھو سمجھاؤ۔ دی کیسی عقلی میں پھنسے
 ہوئے ہیں۔ اب ہم یہ جھوٹ کر کے خدا کے معنی سمجھا پھرتے ہیں اگرچہ
 ہم سمجھتے ہیں۔ ہمے ہم کرتے تو پکی حارسے صفت کام خدا کے فوی کام کا مبدد و
 سندس کرتے ہیں۔ اس لئے ہرے کرانے والی ثنوت کے دوسرے ہیں گناہ اور
 اعمال پر پھر دوسرے رکھنا سو دو سبب انسان اس موجود میں۔ رستموت آنکھ پر ثنوت
 اس کے وسوسہ اور کس کے ہاتھ سے دی جاوے گی۔ خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ
 خداوند علیٰ سبب جس کا عقیدہ کل آسمان و زمین پر ہے جو ہر ایماندار کو نجات بخشتا
 ہے۔ اسی کے ہاتھ سے موت نہ گناہوں کے ہاتھوں کو دی جائیگی۔ میں وہی
 ہے کہ جب اس آدمی بے جاں میں تھا۔ وہ سب فرشتے اس کے ساتھ آٹھائے
 تو اس وقت وہ دستہ عدل کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اب میں ہے کہ پھر ایمان و سبب
 سے بچنا۔ اسے معذور ہرے بات سے اس ہرے کی جگہ میں چلے جاؤ جو ایمان
 اور اس کے دستوں کے لئے ناز کی گئی ہے۔ رستموت ۱۲ میں ہے کہ اس وقت
 جبکہ خداوند شروع اپنے فوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں اس سے
 ظاہر ہوگا اور جو خدا کو نہیں پتہ اور ہرے خداوند شروع کی وغیرہ کو ہیں۔ سنے
 ان سے بدلہ لینگا کہ وہ خداوند سے چھڑے۔ اس کی قدرت کے جہاں سے دور ہو کر اس
 ہاتھ کی سراپا شینگے۔ ۱۲ بات یہ ہے کہ ہم کہہ کر اس موت سے خلاصی پائینگے۔ اگر کوئی آدمی اس

سکے ہیں کہ وہ پاک آرام و درود خفنی خوشی خاص مناسبت سے ایک پاک روح
 کو دے کر رحمت الہی کے سایہ میں کر دیتا ہے۔ اس وقت جو درود و غم اور
 شستی روح سے یکدم ملت ڈوہ ہو جاتی ہیں۔ اور روح دیکھتی ہے کہ پہلے میں
 کسی روح کے لئے دینی چوٹی تھی۔ اور مرود پڑی تھی لیکن با زندہ اور کھار
 اور کہ تھیں حادی کے ساتھ۔ حاکم کی سواری میں لڑی ہوئی آسوں کی طرف
 جی جاتی ہو۔ دست حادی کی دستگیری سے میدان میں کو آکر شکست
 کے پہاڑوں کو پہنچی ہوئی تھو کر سے آتی ہے کہ چہ حالوں کے معاشرہ
 میں آپ کو دیکھتی ہے پر میں گھبراتی ہوں۔ ہی بھاری طرح کی امید میں شکہ گدہ ہی
 اور سندیش کے منہوں کا ڈاؤں میں لیٹے ہوئے سار کو لاتی ہے اور جب
 وہ کھڑا کر دیکھی ہے کہ سچ کچھ کہاں سے نکال دیا ہو۔ ہی پہلی حالت کو دیکھ کر
 کاب تھنی ہے۔ میں اسے سب سے بھائیو ہم نہیں ہی امداد دیتے ہیں کہ وہ
 عیس مسیح کے پاس جیسے آڈوہ نہیں اس حدیث کی مو سے کامل محضی میں
 کرنا ہے آئندہ نہیں اختیار ہے فقط ۔

رسالہ نهم ایمان کے بیان میں

گذشتہ رسالہ میں خداوند بیست مسیح کا کچھ حال بیان کیا تھا اور اس
 بات کا بھی ذکر تھا کہ مسیح پر جناب کوئی شخص ایمان نہ لائے اس وقت
 کہ ہرگز سچ نہیں ہو سکتا ہے۔ اب اس امر کا ذکر ضرور ہے کہ ایمان کیا چیز
 ہے اور کیوں حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ ایمان کیا ہے
 اور محض ایمان کے خلاف میں ہو سکتا کیونکہ ایمان ہی خدا اور اس کے
 درمیان صلح کا باعث ہے۔ ہی تعبیر ان کے خدا کے ساتھ صلح میں ہو سکتی اس
 کی صلح کو کہ ہے کہ میں شخص میں رہاں میں وہ بیشک صاف ایمان اور اس کے
 ضرر کا ایک ہے کہ وہ عدم جان میں مخالفت ہے اور گویا نہ کی تھی اور اس
 کا بعد جوئے کا سرخ رنگ ہے۔ اور جو شخص یہی جوہر اس کو لایا
 کا شکر ہے خود خدا اور خدا کی صورت سے جو وہ ہر طرح کا مخالفت اور
 دشمن ہے اس کے۔ اور آدم کی خط کے سبب سراسر خدا کے منہ کے
 مکت سے جس کا ذکر ہو گا اس لئے ضرور ہے کہ ہم کسی طرح سے طاق ایمان
 سے ہیں۔ مصلح یہ کہ میں کوئی بات تعبیر ایمان کے دوسری جہ سے حاصل
 میں ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایمان میں سرور و بشر کا جب درود ہے۔ ایمان
 کے نام سے۔ میں کسی حال میں نہیں ایمان عید کے کامل میں ہیں۔
 میں سے ایمان میں جتنی کے لئے نہیں میں اس کے کچھ ہی ہیں
 میں جو ایمان میں ایمان کے نام سے کے ایمان میں ایمان کچھ

سے ہو یا اسے۔ ایمانداروں کو لازم ہے کہ اپنے ایمان میں مضبوطی تلاش کریں اور
گنہگار ہونے کی طرف سے اپنی طاقت دیکھیں اور ایمانداروں کا ذکر خدا کے کلام
میں مندرج ہے اس کا ترجمہ ادا کیا کریں۔ میں یہاں پر چند مقاموں کی فہرست
لکھ دیتا ہوں تاکہ ناظرین کلام الہی میں خود دیکھ لیں۔ (وہیل ۶-۱۰-۱۱) گنگار
عورت (لوحہ ۵۰-۵۱) ناکھائیں (لوحہ ۱-۲) و سامریا کے لوگ (لوحہ ۱
۲-۳) مارکھا (لوحہ ۲-۳) شاگرد (لوحہ ۱۶-۲۰) نوا (لوحہ ۲۰-۲۱)
دستیقان (اعمال ۲-۲۵) کاہن (۲-۲۶) حبشی (اعمال ۶-۳۴) بریاس
(اعمال ۱-۲۴) سرگیوس پرنس (اعمال ۱۳-۱۴) فلپی کا داروغہ (اعمال ۶-۲۱
۲۲) و فلپی کے لوگ (فلپی ۱-۲) رومی (رومی ۱-۲) تیسوینی
(تیسوینی ۳) پوس (۲-۲) ٹھاؤس (۱-۵) پروس (۲-۲) ٹھاؤس (۲-۵) و
مقامات ایمانداروں اور بے ایمانوں کے مذکور ہیں۔ خداوند ہم سب کو پر اپنا
فضل کرے کہ سب کو حقیقی ایمان نصیب ہو اور سب لوگ نیکوئے ایمان سے
مخلص پائیں مسیح کے وسیلہ سے *

رسالہ دوم اس امر کے بیان میں کہ نجات کیلئے چاہیے

کیونکہ یہی مطالبہ کے لئے تمام دیہات کی حالت اور سب محلات اور سب جہازیں
وہی جو کہیں ہر مل دہب کو نام ہے کہ یہ ہے دہب میں بھی کوئی کے تعلق خود کریں
وہی میں جو میں دہب میں کلام الہی سے نکل جاتا ہے فکر کریں کہ کون سا یہ
فرمان تیس سے ہے۔ ایک مصطفیٰ موعود کو بھی دے دوں اور سب دہب مشہور ہوتا
ہے وہی ہے۔ اس نجات کا یہ حال ہے کہ قرآن میں ازل سے آخر تک خوب ظہور
سے دیکھا جاتا ہے کہ اس نجات کا نام ہے گناہ گاروں میں سولے ایک اعمال کے اور
کوئی صورت نجات کی نہیں تھی ہے مگر اس میں یہ لکھا ہے کہ خداوند الہی و مقول الہ
مذکور ہے اور یہی لکھا ہے کہ ہر گناہ گار کو اس طرح ضرر ہو جائے وہی دیتا ہے
اور یہ بات سب سے پہلے کہ وہی دے گناہ نہیں ہے اگر کوئی متکبر نہ ہو کہ
پیدا ہو گئے کہ میں یہ گناہ گاروں کو ہی ضرر دے گا اور اس کے گناہی و گناہ گاروں کو
گناہ سے دور نہ ہو کہ ہر گناہ گار کو اگر خدا بچا ہے سرور و عزت کی اس نجات سے
اور یہ کہ اس میں شمس کو جو اعمال پر مجبور ہے۔ کہتا ہے ضرر دے
میں۔ اگر نہ کہ وہ مجھ سے نہیں ہے کہ ہم کہہ کہ اس کا جو اس سے کہ کچھ عیب
کہاں مانگا ہو کہ وہی اس میں ہے اس میں سے ہر گناہی طرح سے میں نکلتا
جستجو کوئی بہتری نہ ملے کہ نہ ہر گناہ گار ہو جائے اور نہ ملے نہ وہی
بھی نہ ملے۔ اور نہ گناہ نجات سے جو ہر اس قسم کی شامت کے حاصل
میں ہو سکتی ہے۔ قرآن میں دیکھا ہو کہ اس میں جو عیب ہے اس کا ذکر کیا ہے
میں۔ غنا سے کہہ کہہ۔ سبحان اللہ من العنق (مقصودنا لکھا کہ

[illegible]

سیحی خیانت کا بیان

پیر چمبرس کی فاسد سازش

[illegible]

یہ جھگڑے کے اس کا مذہب ہو جائے اور لکھ کر پڑھنے سے بھی طرف سے بچھڑ کر دم
کر کے تفرقہ فرم کر دے۔ سے ہر فرقہ وارانہ لکھے سرور دیگا۔ اب بتاؤ کہ یہ عرب اس
کی ماں کا کیونکر چہرہ کر کے اس کے ساتھ فرمیں اور کہہ دیا ہے اور وہ لکھے اب لکھ
پکا پکائیہ اس کے ساتھ فرمیں اور کہیں ہو اور فرقہ وارانہ اس کو روک دینا جو
بہاؤ الدین صاحب اس کا یقین پڑے ہو گا کہ اس پر سے فرقہ وارانہ کی تکلیف اٹھ جائے اور
تو اسے لگی ہو جائے اور پھر اس کی عداوت سے بچھڑ کر پڑھنے سے بھی طرف سے
تفرقہ وارانہ ہے تو اب سے عداوت کر کے کی جانتا ہوں کہ اسے اگر ایسا ہو تو
اس کا غصہ کیا ہو گا۔ میں نے سرور دیگا اور اس کے حق میں نہیں کے
دور ہو گا۔ پس جبکہ اس کا عداوت نہ ہو اسے لکھ سکات کو حاصل کرے اس
کا غصہ سے بھی یہ ہمارے قریں دیکر دانا۔ بعد اس کی حکمت کے سب
ہو گئے ہیں اس سے قسم اور ہمارے جانوں کے کئی طرح کی مصیبتوں سے بھلائی
کی نکل شرعت کی نیک سے محمدی ۱۵۴۷ میں سے لکھیں اب وقت پڑا
ہو گیا وہ دے چہ لکھیں جو عرب سے پہلے بڑا اور شریعت کے احکام پڑا
نویں شریعت کے احکام کو اس سے کچھ ٹھیک اور ہم کو یہاں تک ہونے کا وجہ
ہو گیا۔ اس سے حاضر ہے کہ شریعت کی نیک سے ہماری بھلائی اس طرح پر نہیں
ہو گی جس طرح شریعت ہو گئی ہے اس کو کھنڈ کر دیا ہو گئے ہیں بلکہ اس کا عداوت آپ
شریعت کے احکام کو اس کے حقوق دکر کے اس سے ہیں محمدی ۱۵۴۷ اس
۱۵۴۷ میں شریعت کے احکام بھی لکھے۔ یہی سب کو جاپیچے در محمدی بھلائی
ہو گیا۔ اس کے قریں ساتھ ہم لکھیں اس پر لکھیں۔ ۱۵۴۷ میں
۱۵۴۷ میں لکھیں کہ عداوت سے دکر دنا۔ لکھیں اس کو اس سے عداوت اس
سے ہمارے عداوتی مانی چہرہ اس سے عداوت ہی کے وجہ سے اس کو ہونی بلکہ ایک
۱۵۴۷ میں عداوت سے اس کے ساتھ کے شریعت ہو گئی ہے۔ اس کا ایک حکایت
سے اگر عداوت سے اس میں ہو گیا تو اس کی سبھی سبب کے ساتھ لکھنا کا احکام

[illegible][illegible][illegible]

کربن سیکر جو کھاد اور جو تعلیم اور جو معلم سب سے زیادہ درشتل سے بھی بالا برگی اور جدول
کے ساتھ اس کی قدرت اور شوکت کا انداز رکھو اس کو تلاش کر کے ہی تحریک کا اختیار
بردار کریں۔ دیکھو اس نیک اور ضروری قیادہ کے مطابق ہر شخص کو ملے بہ سبب اور اس
فلسفہ اور جاتی ہیں کیونکہ اگر انسان صحیح عقل و دماغ سے ہے اور اس کی زندگی کی
میت سے نور کے سبب دماغ کو زندہ کرے تو اسے کچھ نہیں کہیں گے یہی مائل کے
مستزیم یعنی یہ شخص جس سے خدا کا صواب اور اس کی بازی کا سر جوئی ہوتا ہو
اس کی معرفت دیکھو کہ جوں سے یہ ہوتا ہے۔ ہوں کو جن کے پاس چاہی جیسے کہ
اس کے اور۔ اس کا وہاں ہوا جو اس میں نہیں کہ اس کو خدا پرست نہ کہ کف
تکمر اور ستارہ پرستی اور شجر پرستی اور ماق پرستی اور برہمنی سے اس کے اور
کی عبادت اور اس کو دی اور اس کے کلام سے جو حکام کے شاعر اور اور اس کی
نہ نہ کہ کو کھاد آجی کھاد کا کھاد یہ یہ اور اس کی فطرت کی طرح اس کی پیکر
کرناس کے حکم سے ہے۔ اور اس کے تمام کی صفات کی جتن سے اس کی صفات کا کھاد
کہا۔ یعنی ہے۔ اور اس کے مخلوقات کو شامی سمجھنا اور ہر اس کے باقی چھٹے اہل
سادہ کی طرف دیکھو جو کہتے ہیں نیکی۔ وہی حد کی طرف سے ہے اس کی برگی اور
جس کو داغ لگنے اور اس کو پانی کا ہوا ہوا۔ اور اس کی شمع ہے کسی کو معاشی شرم
بھی کہتے ہیں۔ اور آپ کہتے ہیں۔ نہ مانک یا کیر کو صرف اس کی نور کا عائد ہے۔
اس کے دماغ اور ہڈی کی پیکر و دماغ کا وہیل حد کو پانی اور پنے بزرگوں کو اس
سے معلوم اس کو اس میں کہ خدا سے ہر نیکی قدرت پر عیب لگنے ہیں حقیقت ہے
اس کے جب انسان سے اس قسم کے باقی اور ناقص انسان کے سرور ہوئے ہیں جن
کی قدرت اور وہ ہر نہ سکتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے
اور اس طرح خدا کو وہاں ہر شے سے مدد و برہنہ اور فوٹے یعنی بد و سعاد و
اس کے اور اور اس وقت کے انسان کی حالت اس کے فعال پر موقوف رکھتے ہیں وہ
بھی اس کی تعلیم میں ہر لگاتے ہیں اور اپنے خدا سے واپاک کاموں کو جو حقیقت ہیں

ناقص ہیں اس باقی جتنے ہیں کہ اس کی پاک و کامل نجات کو اس کے سپرد میں مائل
کر بیٹے۔ اور ہوں کو دیکھو کہ وہ حقیقت ہی کے مفکر ہیں اس کے ذہین کچھ جن اور درست
ہی ہے۔ عین اور خدا کے کاموں کو خدا کے ایک چاہتے ہیں یہ بھی اس کی اس پر
عیب لگاتے ہیں۔ ہر دوست و اہل کو دیکھو کہ کیسے سرکش و مائل ہر گئے کہ خدا کی قدرت
اور خدا کو نہ مانک سر بہ چیز کو دماغ۔ اور ہر گئی جو اس کے مائل سے دے بیٹے۔
عقل پرستوں کو دیکھو کہ اس کا نام کے لکھ کر اس کی۔ اب اور مہمانی کو خدا کا ہی اس
عقل کو جو پاک اور ہوں کے ساتھ ان کے اندر ہے اسی عرب اندر ہر گئی کو خدا
اور آپ چاہتے ہیں اس کی حالت ہی نہیں رکھتے اسی طرح ہر مائل نہ کہ ہر مائل
چرا کے چیت دے اس کی ذہن پاک پر عیب لگاتے ہیں اور چہ وہ خدا اور لکھتے ہیں
نہ کریں ہوں کی تعلیم ایسی ایسی باتوں سے یہ نشان پیدا کرے ہی ہے۔ اور اس پر
نہیں کرتے اور یہ بھی پڑی دلیل ہے اس بات پر کہ ان کا طریقہ خدا کی طرف سے ہیں
سے۔ اب باقی کی طرف دیکھو کہ اس سے خدا کا کعبہ عایدان مثال نہ ہر نہ کہ ہے۔
ہر میں لکھتے ہیں کہ اور یہ کہ۔ دے اور سرے کو کعبہ۔ اور کعبہ کو دوسرے دماغ۔ اور کعبہ
ہر مائل طرح ہے اور ہر مائل زمین اس کے خدا سے ہر مائل ہے چہ ہر مائل ہیں
کا لکھنا ظاہر ہے اگرچہ وہ ہیں لوگ جو کلام کر کے اس کے خدا کے برعکس اور اس کے
سے گنت غی کر کے ہیں اور اس میں کا کھاد اور ہر مائل اور تو کی ہر مائل دیکھتے ہیں۔
اس کا کچھ پاب رہتا اس کا خدا کی مکر رہتا ہے۔ پانچ باتوں کا ذکر کلام اور اس
سے جس سے اس کی زندگی اور خدا کی ہر مائل اور اس کے نام سے اس کا خدا
ہے کیونکہ اس کا ہر مائل وہ شوکت اور خوف اور ہر مائل ہے اور وہ نہ کہ
صفوہ ہر مائل ہے۔ مستحق ہے۔ اور اس ہے کہ اگر تو وہاں لکھ کے اس کی
کی سب ہوں پرچہ اس کتب میں لکھی مائل نہ کہ ہے۔ اس کے خدا کی ہر مائل
ہر مائل ہے نہ کہ ہے تب خدا کی ہر مائل اور ہر مائل۔ اور کی مائل ہے
سے ہر مائل ہیں اس کے ہر مائل اور کا نام بزرگ اور خدا کا نام ہے مناسب ہے

کہ جب ہم اس کا نام نہیں تو اسی وقت اس کے غضب و آہ سے ہمارے دل لرز رہے ہوں
 ہمیں کیونکہ وہ سارے ناموں سے بلند اور بالا اور قوی تر ہے۔ لوگوں نے کثرت استعمال
 کے سبب اس پاک نام کی تعظیم چھوڑ دی ہے۔ یہ وقت کا حکم کلام کر کے کچھ اس کا خودی اور
 دہرے دلوں میں انگڑیاں دیکھتے دیکھتے لوگ اکثر اس کے نام کی تمسک کھاتے ہیں اور جنہیں
 بدلتے کرکس کے نام کی بے عزتی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ خداوند سبح کی خدمت میں حاضر نہیں
 ہوا۔ خدا اس وقت ایک بھری عالم سے شام تھا کہ خداوند کے نام کی تعظیم جیسی عیسائی لوگ
 کرتے ہیں ایسی دنیا میں کوئی نہیں کرتا لیکن اب مجھ پر اس عالم کی بات کا بھید ظاہر ہو گیا
 اس نے سچ کہا تھا۔ غصا۔ ۵ میں ہے کہ کھڑے ہو جاؤ اور خداوند سپہ خدا کو بھلاؤ
 مبارک کہو بلکہ تیرا جلال نام مبارک ہو جسے جو ساری مبارکبادی اور حمد پر والا ہے جو کلام اس
 کا نام جلائی ہے اس لئے خروج ۲۰۔ ۲ میں میں حکم دیا ہے کہ خداوند اپنے خدا کا نام
 بھلاؤ و مت کے کیونکہ جو اس کا نام بھلاؤ دیتا ہے خداوند اسے بے غم و غم و غم و غم و غم
 چند آجروں سے ظاہر ہے کہ خدا نے اپنے پاک نام کو غضب کے طور پر رکھی چکر بیان کیا ہے۔
 خروج ۲۰۔ ۲ میں ہے کہ پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور کہ میں خداوند ہوں۔ اور یہی حقیقی
 نام ہے۔ خروج ۲۰۔ ۳ میں ہے کہ میں وہ ہوں جو میں ہوں اور اس نے کہا کہ تو بھی اسرائیل
 سے ہوں کیونکہ وہ جو ہے اس نے مجھے حصار سے پاس بھیجا ہے۔ جو کلام اللہ میں یہ نام
 رعب کے ساتھ ذکر ہوا ہے چاہے یہ نام مذکور ہو یا نہ ہو اور وہ شہادت اور امید
 کے ساتھ اس پر توجہ کریں۔ وہ نام کی بے عزتی کے باعث سب کے لائق ہو جائیگا جو لوگ
 ایب نہیں کرتے۔ بلکہ وہ سلطان کا حکم ان کے دلوں میں موجود رہتا ہے۔ بعض مسیحی
 حدیثوں میں لکھا ہے کہ محمد صاحب کا نام پاک جگہ میں لیا گیا کہ خدا کا نام جلاں چاہو تو کچھ ذکر
 کریں۔ یہ کیونکہ کسی بڑی بات ہے۔ وہ نام اس کی عظمت سے اس کا جلال ظاہر ہے۔
 ارب ۲۰۔ ۲ میں ہے کہ اور امت شمال سے حد سے کسی عقلی آتی ہے خدا کا یہ نام
 تاک جلال ہے۔ خداوند مطلق جو ہے ہم اس کے مجید تک پہنچ نہیں سکتے اس کی قدرت
 اور دولت غنیمت ہے اور اس کا اہتمام بھی فلوں ہے وہ خدا پر نہیں دیتا۔ یعنی اس

کی بڑائی جو اس کی ذات کا خاصہ ہے اس کی بزرگی اور جلال کو ظاہر کرتی ہے۔
 ۱۰۔ ۲ میں ہے کہ خداوند سلطنت کرتا ہے وہ شہادت کا طلعت ہے جو ہے
 اس نے اپنی کثرت سے کسی اس لئے جنہاں قائم ہے کہ وہ ملتا نہیں۔ ۱۰۔ ۳ اور ۱۰۔ ۴
 میں ہے کہ اسے میری جان خداوند کو مبارک کہ اسے خداوند میرے خداوند
 نہایت بزرگ ہے تو شہادت اور جلال کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ یہود خداوند
 کا جلال اس کے کاموں سے ظاہر ہے یعنی جو کام اس نے کئے یا جو کام لوگوں
 نے کئے اور خدا نے ان کے کاموں کی نسبت ان سے کوئی معادہ برتاؤ سب
 سے اس کی عظمت اور بزرگی ظاہر ہے۔ ۱۰۔ ۴ اور ۱۰۔ ۵ میں ہے کہ آسمان خدا کا
 جلال بیان کرتے ہیں اور خدا اس کی دستکاری دکھلاتی ہے۔ ۱۱۔ ۱ اور ۱۱۔ ۲
 میں ہے کہ اس کا حکم جاہ و جلال ہے اس کی صداقت ایک قائم ہے اس
 کی قدرت اس کا جلال ظاہر کرتی ہے۔ خروج ۱۰۔ ۵ میں ہے کہ میں خداوند کی حمد
 و ثنا کا و شکر اس نے بڑے جلال سے اپنے تمیں ظاہر کیا کہ اس نے گھوڑے کو
 اس کے سوار سمیت دریا میں ڈال دیا۔ آیت ۱۰۔ ۵ میں ہے کہ اسے خداوند تیرا دینا
 ہمتہ تو میں مشہور ہوا ہے اسے خداوند تیرے دینے اور تیروں کو جو چار
 کیا۔ ۱۰۔ ۵ میں اس کی مستقل سے اور ان کی تاثیروں سے اس کا جلال ظاہر ہے رسولوں
 سے اور نبیوں اور مقدسوں سے اور پیش گوئیوں سے اور عجوبات سے اس کی بزرگی
 ظاہر ہوتی ہے۔ چہرہ خداوند عیسیٰ مسیح سے اس کے جلال نے ظہور پایا اور جلال
 نے اپنی تکمیل کے۔ ۱۰۔ ۵ میں یوں ذکر کیا ہے اور مسیح کی نسبت یوں لکھا ہے
 کہ کلام (یعنی خداوند یسوع جو ازل سے باپ کے ساتھ تھا) مجسم ہوا اور نفس
 اور سچائی سے صمد ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا
 جیسے باپ کے انکھنے پہلے کا جلال۔ ۱۰۔ ۵ میں ہے کہ اس نے خدا ہی
 ہے جس نے فرمایا کہ تاریکی سے نور چمکے اور وہی ہمارے دلوں میں چمکا کہ خدا
 کے جلال کی پہچان کا نور میرے سر سے چہرے سے جلوہ گر ہو۔ عبرانی ۱۰۔ ۵ میں

ہے کہ وہ اُس کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی قدرت کے کلام سے سمجھاتا ہے وہ گناہوں کو دھو کر عالم بالا پر کبریا کی دہنی طرف جا بیٹھا ہے۔ پانچ بائیس برس میں سے اُس کا جلال ظاہر ہے اور کوئی بات نہ ہو جسے یا ہر مجلس ہے یعنی اُس کا نام اُس کا کلام اُس کی عظمت اور قدرت اُس کی صفات اور خداوند یسوع مسیح۔ چند مستحقین اس اُمی جلال کے متعلق ہیں۔ اول آنکہ اُس کا یہ جلال اُبی اور انبی ہے۔ ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۰ میں ہے کہ خداوند کا جلال اُبی ہے خداوند اپنی صنعتوں سے عرش ہے۔ دوام آنکہ یہ جلال مستغنی اور بے پرواہ ہے۔ اسی ۳-۱۲ میں ہے کہ تو اپنے جلال کی دولت کے سواقی نہیں یہ عنایت کرے کہ تم اُس کی روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ یعنی تمہارے کاموں کے سبب اور نہ کسی اختلاف کے باعث بلکہ صرف اپنے جلال کے موافق یہ بکشتی۔ سیتوم آنکہ خداوند اپنے جلال میں غیور ہے وہ نہیں چاہتا کہ یہ جلال جو اُس کی ذات پاک کا خاصہ ہے کوئی دوسرا اس میں دست اندازی کرے اسی جلال میں شیطانات نے دست اندازی کی تھی وہ ملعون ہو گیا اسی جلال میں بہت پرستار اور بے ایمانوں نے غفل ڈالا ہے کہ وہ جہنم کے مسزاد ہوئے اُس وینداری کا یہی عہد ہے اور دنیا میں سے بدوافت ہے جس پر یہ جلال کا عہد کھل جاتا ہے وہی دیدار ہوتا ہے۔ یہ عہد ۴۴-۴۵ میں ہے کہ گھوڑا میں ہوں یہ میراثم ہے اور اپنی شرکت دوسرے کو نہ ڈونگ اور وہ سننا نہیں جو میرے لئے ہوئی ہے کھدی ہوئی نوروزوں کے لئے ہوئے نہ ڈونگ۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ خدا اپنا جلال کسی دوسرے کے دین نہیں چاہتا پس جو لوگ اُس کا جلال دوسری چیزوں کے لئے عہد آیا یا غلطی میں پڑ کر کسی کے پرکاتے سے دیتے ہیں وہی سب کے رب خدا کے دشمن اور باغی ہیں مثلاً مجبور ہونا اُس صاحب جلال کو لایق ہے اگر کوئی آدمی بہت پرستی یا قبر پرستی کرے خواہ مراقب سے یا غیظ پر یا سے یا کوئی شخص غنائی یا غنائی یا غنائی یا غنائی ہوئے بیٹھے وہ خدا کا جلال دوسروں کو دیتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے باغی ہو کر کھا گئے خداوند خداوند ہو جاؤنگ جب تک وہ قور نہ کرے اور حاضر ہو کر اپنے گناہ کا اقرار نہ کرے دوسرے یہ

کہ وہی قادر مطلق قابل ہر وسع ہے جس کا ایسا جلال ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی طاقت یا اپنی بزرگی کی طاقت یا رشتہ دار بھائیوں کی طاقت یا کسی پیر فقیر کی طاقت اور چھوٹے مذہب پر بھروسہ رکھے یا امیروں کا بھروسہ دل میں آئے دے ضرور خدا کا غضب اُس پر ہوگا کہ اُس سے خدا کا جلال دوسروں کو دیا۔ سوچ کہ اُسی خدا کی محبت اور پیار سب سے زیادہ دل میں رکھنا لایق ہے کیونکہ وہ صاحب جلال ہے اور اگر کوئی آدمی دنیا کی چیزوں کو زیادہ پیار کرے اور دنیا کے خوف سے اُس کی خدمت میں حاضر ہو دے تو اُس نے بھی خدا کا جلال دوسری چیزوں کو دیا علیٰ ہذا الفیاس اسی جلال سے انحراف کرنے کے باعث ہر ایک گناہ موجود ہوتا ہے اور سب طرح کی برکتیں اور نعمتیں اسی جلال سے عنایت ہوئی ہیں تمام مقدس اسی کے شرف میں سرگئے اور اسی آدمی سے طمس کی بندی پر جا بیٹھے۔ ۶۳ زبور میں ہے کہ اُسے خدا تمہارا ہے میں بڑے تجھے ڈھونڈتا ہوں میری جان تیری پیاسی ہے اور میرا جسم خشک اور دھوپ کی جلی ہوئی زمین میں جہان پانی نہیں تیرا شوق ہے تاکہ تیری قدرت اور تیری شہرت کو دیکھ سکے جیسے کہ میں نے بیت قدس میں دیکھا ہے۔ ۹۰ زبور ۹۱ میں ہے کہ اپنے کام اپنے بندوں کو اور اپنی شہرت ان کے فرزندوں کو دکھاؤ۔ چہارم آنکہ کلیسا یعنی خدا کے لوگوں کی جماعت اسی اُمی جلال سے روشن ہے یہ عہد ۹۰-۹۱ میں ہے کہ آنکہ روشن ہو کر تیری روشنی آئی خداوند کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا دیکھ تاکہ زمین پر پہنچا جائیگی اور تیری قوموں پر لیکن خداوند تجھ پر طلوع ہوگا اور اُس کا جلال تجھ پر نمودار ہوگا چہرچہم آنکہ یہی جلال ایک وقت میں خاص طور پر ظاہر ہوئے والا ہے کہ تمام زمین اس سے بھر جائیگی جب خداوند ہمیں مس آئے۔ جملہ ۲-۳۴ میں ہے کہ گورنر جس طرح پانی سے سدا بھرا ہوا ہے اسی طرح زمین خداوند کے جلال کی شہادت اسی سے مہر ہوگی۔ ہشتم یہ کہ یہ اُمی جلال بعض وقت اسی جہان میں بعضے بندوں پر ظاہر ہوا ہے مثلاً موسیٰ پر اور بعض اُبیاد پر اور مسیح کے قیام میں جو ایوں پر اور ایک برسی بھیر پر کوئی شخص ایسا جیسے ہے کہ اُس کا خلق جلال دیکھ سکے اُس کی غفل دیکھ سکے ہیں لیکن آخری وقت میں جب مسیح آئے گا اور اُس جلال کے دیکھنے کے دینی بنائے تو دیکھیں گے۔ ہنارے

اشتبہار کتب

اشتبہار میں ایک عربی زبان کے لغت نویس
 قادیان کے رہنے والے ہیں پڑھنے لکھنے کے سبب سے
 مسلمانوں کی فہم پر کتبوں کا ذکر ہے۔

انوار الایمان از پادری ڈبلیو
 احمدیٹ ایل اسلام

فصاحت القرآن قرآن کے مختلف
 پہلوؤں پر بحث ہے بڑی تفصیل - مس ۲۰
 اصل ۲۰ روایتی ۳۰

خدا کے اسلام از پادری ڈبلیو جیولڈ
 مس ۲۰ - ۲۰

الغزالی از پادری ڈاکٹر ایس ایم
 زکریا صاحب پشلاؤں کے
 مشہور مفسر ہیں - اللہ تعالیٰ کی زندگی تعلیمات
 عقائد اور اس کی تصنیفات میں پرمشور ہیں
 کاپیاں - مس ۲۰ - ۲۰

زند و حیا و تدبیر از پادری ڈاکٹر
 پندرویکچرا صاحب - لاہور - مس ۲۰

تعلیم نیا از رو قرآن از پادری
 احمدیٹ ایل اسلام

زند و حیا و تدبیر از پادری ڈاکٹر
 پندرویکچرا صاحب - لاہور - مس ۲۰

تعلیم نیا از رو قرآن از پادری
 احمدیٹ ایل اسلام

سنتیائیکہ کائنات از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

طریق الحیات از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

عالمگیر غریب از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

کیا ویدانتی ہیں از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

کیا ویدانتی ہیں از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

حب کے از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

محبوبہ از رو اسلام از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام

مستطیع از پادری ڈاکٹر
 احمدیٹ ایل اسلام